اوم = اللہ
قرآن
وید
زبور
انجیل

اُوم = اللہ

مصنفہٗ

(نواب) اصغر حسین، اِلہ آبادی

۵۳ - جگت نرائن روڈ - لکھنؤ

باہتمام

بی - بی کپور سپرنٹنڈنٹ

مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ

مارچ ۱۹۳۸ء قیمت عہ

انتساب

انسانی شرافت کا فریضہ ہے کہ شکرگزاری اور احسان مندی کی تجلّیوں میں بلا لحاظِ تفریقِ مذہب و ملّت، شکل و شباہت، جماعت و قومیت ایسی برگزیدہ ہستی کے اخلاق و اخلاص، ایثار و محبّت، خیال و عمل، ہدایت و نصیحت کے سامنے عقیدت مندی کے ساتھ سرنگوں ہو جائے جس نے صدیوں کی ظلمتوں میں مہر بن کر انسانیت کی سربلندی کے واسطے اپنی دِل فریب شعاعیں پھیلائی ہوں۔

بیسویں صدی میں وہ کون سا نیک بندہ تھا جس نے عدم تشدّد کے ناقابلِ شکست خوش نما ظرف میں تمام مذہبوں کی افتراقی کرختگی اور انتہا پسندی کو سمو کر اُن میں تحمّل و برداشت، حبّ و ولا کی اتحادی شیرینی اور لطافت پیدا کر دی، اُس کو مہاتما گاندھی کہتے ہیں۔

ایسی ارفع ہستی جس کی جلیل القدر صورت یادگاریِ خدا کے سلسلہ میں تشدّد کی گولیوں کا نشانہ بن کر مثل آفتاب کے، ۷ ربیع الاوّل

(تاریخ پیدائش محمد) یوم جمعہ کو نماز مغرب کے وقت دہلی میں غروب ہوئے۔ دنیا کو حسرت و ارمان۔ تمنا و قلق کے ساتھ اس طرح مضطرب چھوڑ گئے کہ اُس کی سوگواری میں انسانیت و شرافت قیامت تک صفحۂ ماتم بچھائے گی۔

گاندھی۔ جس نے عدم تشدد کی حسب نگاہی سے غلامی کی فولادی زنجیروں کو پگھلا کر ہندوستان کے چالیس کروڑ انسانوں کو نجات دلاتے ہوئے ملک کے زمین و آسمان میں شادمانی کی حیات بخش فضا پیدا کر دی تھی۔ افسوس! گردش زمانہ اور فلک کج رفتار نے اُس کو ترانۂ مسرت سُننے کے واسطے زندہ نہ رہنے دیا۔

گاندھی۔ تو نہیں مرا بلکہ ملک کے تاج فاخرہ کی درخشاں کلغی ٹوٹ گئی۔ اور فروغ انسانیت کا فلک بوس مینارہ منہدم ہو گیا صلح کا پیغامبر، امن کا ہادی، امان کا دیوتا، اہنسا کا مجدد ہماری نفاق بدسلوکی کے ظلم و ستم کی وجہ سے اپنی رہبری چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔

ہم نے مہاتما گاندھی کے مسلک و نظریہ، تصور و خیال کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس کتاب کی تصنیف اس ارادہ سے شروع کی تھی کہ اُس کے ختم ہونے پر عقیدت مندی میں اُس شانتی کے

فرشتہ کے سامنے اس کو پیش کریں گے مگر افسوس ظالموں کی ستمگاریوں
کی وجہ سے یہ تمنا پوری نہ ہو سکی۔ چونکہ یہ کتاب مہاتما گاندھی کے
مشن کی تائید میں تصنیف ہوئی ہے اس لیے ہم اُس کو اُس
مقتولِ جفا اور شہیدِ وفا کے نام پر معنون کر کے اُس کی روح کو خوش
کرنے کے واسطے اتحادی تحقیقات کی شمع ہدایت کی صورت میں
ہندو مسلم ناظرین کے سامنے اس لیے پیش کرتے ہیں کہ وہ اس کا
مطالعہ کر کے مہاتما گاندھی کی طرح ہندویت اور اسلامیت کی
یگانگیت کو سمجھ کر سچائی سے خیالی و عملی وحدت پیدا کریں، اور
ایشور اور اللہ اور قرآن و وید کو ایک ہی خیال کریں۔ فقط

"اصغر"

دیباچہ

برادرانِ وطن! میرا مقصد اس کتاب کو مرتّب کرنے اور اس کو شائع کرانے سے یہ نہیں ہے کہ ہندو حضرات اپنے دھرم کو چھوڑ کر اسلام اختیار کریں یا مسلمان صاحبان اپنا مذہب ترک کر کے ہندو بن جائیں۔ میرا منشا اور مطلب یہ ہے کہ جو عداوت اور مخالفت ان دونوں فرقوں میں محض جہالت اور تعصّب و ناواقفیت کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے وہ دور ہو جائے۔ اور یہ دونوں گروہ مثل بھائی بھائی کے ہمارے اس ملک میں اطمینان، آرام اور خوش حالی کی زندگی بسر کرنے لگیں۔

جب مذہب کا اختلاف اور تعصّب دُور ہو جائے گا اور مسلمان ہندوؤں کے اوتاروں کو اور ہندو مسلمانوں کے نبیؐ اور پیغمبروں کو ماننے لگیں گے یا ایک سمجھنے لگیں گے یا کم از کم عزّت کی نظر سے دیکھنے لگیں گے تو اس کا اثر یہ ہو گا کہ اُن کی آپس کی عداوت ختم

ہو کر اُن میں سچی دوستی، ہمدردی اور محبت پیدا ہو جائے گی۔ نیز جو زیادتی ان میں سے ایک نے دوسرے پر کی ہے اُس پر اُن کو افسوس کرنا پڑے گا۔ اور آئندہ کے لیے ان باتوں سے وہ حضرات توبہ کر لیں گے۔

اسی جہالت، تعصّب، بُھول اور اختلافات کا نتیجہ تھا کہ ایک ماں کے فرزند اور ایک ہی ماتا کے سپوت ایک دوسرے سے بدگمان ہو کر اس حد تک علیحدہ اور الگ ہو گئے کہ ان کی حکومت تک اسی ملک کے اندر جُدا جُدا قائم ہو گئی۔

اسی تعصّب، اختلافات، مذہبی دیوانگی اور لاعلمی کا یہ نتیجہ ہوا کہ اسی مادرِ وطن کے لاکھوں لختِ جگر تہ تیغ ہو گئے۔ ہزاروں مکان نذرِ آتش ہوئے، سیکڑوں بچے ماں باپ کے سامنے ذبح کر دیے گئے۔ ہزاروں عورتیں بے عزت کر دی گئیں۔ ہزاروں بوڑھے مرد اور عورتیں مار ڈالی گئیں۔ اس کے علاوہ بعض بعض واقعات تو ایسے سُننے میں آئے ہیں کہ جن کے خیال سے روح تک کانپ جاتی ہے اور جن کو لکھتے ہوئے زبانِ قلم بھی لکنت کرتی ہے۔ کسی تاریخ میں ایسے انسانیت سوز سانحات و واقعات کی مثال نہیں ملتی۔ جو ہندوستان اور اُس کے باشندوں کی پیشانی پر ایک

سیاہ داغ بن کر ہمیشہ رہیں گے۔

یہ سب واقعات کیوں ہوئے۔ میں تو یہ کہوں گا کہ محض اس وجہ سے ہوئے کہ ہم لوگ مذہب کو بالکل بھول گئے۔ اس کے احکام اور قوانین کو ہم نے پس پشت ڈال دیا۔ اور اپنے اپنے سچے مذہب کو حاصل کرنا ترک کر دیا۔ جو ہم کو روحانیت اور انسانیت کی تعلیم دیتا ہے۔ ہم لوگ مغرب اور اہل مغرب کے پیرو ہو گئے۔ جن کو اب روحانیت سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور جو بالکل مادیات کے دل دادہ اور عاشق ہیں اور جن کی نظروں میں انسانی زندگی کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔

میرا مقصد صلح کرانا اور مخالفت کو دور کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ اس لیے میں کسی فریق کو قابلِ الزام نہیں ٹھہراتا اور ان تمام واقعات اور نقصانات کو ہندوستان اور اُس کے باشندوں کی بدقسمتی پر محمول کرتا ہوں۔

یہ کشت و خون اور دوسرے واقعات مذہب اور دھرم کے نام پر ہوئے تھے اور اس خام خیالی میں کہ ان حضرات سے خدا یا پرمیشر خوش ہوگا۔ لیکن وہ لوگ کہ جن کے ہاتھوں سے یہ شرمناک اور افسوسناک واقعات ہوئے تھے۔ جب وید اور قرآن و حدیث

اور پران سے صاف صاف احکامات کا خلاصہ اس کتاب میں پڑھیں گے تب اُن کو معلوم ہوگا کہ اُنھوں نے جہالت، نادانی اور دیوانگی میں پڑ کر کس قدر بڑا اور عظیم گناہ کیا ہے اور ابھی تک اُس سے باز نہیں آ رہے ہیں۔

سالہا سال کی کتب بینی کا نتیجہ اور کشادہ دلی کے ساتھ مختلف مذہبوں کی کتابیں پڑھنے کا ثمر اور انعام مجھ کو یہ ملا کہ آج میں اس بات کے کہنے اور لکھنے کی جرأت اور ہمت کر رہا ہوں کہ قرآن تمام مذہبوں کا خلاصہ یا تمتہ ہے اور خاص کر ہندو یا سناتن دھرم اور اسلام بالکل ایک ہیں۔

اس حقیقت کو ظاہر کرنے کا ارادہ میں نے گذشتہ پندرہ سال میں کئی بار کیا۔ لیکن ہر مرتبہ مجھ کو کچھ ایسے واقعات پیش آ گئے کہ جن کی وجہ سے مجبور ہو کر خاموشی اختیار کرنی پڑی۔

پہلی مرتبہ تو میں خود اس قدر بیمار پڑا کہ جس سے جانبر ہونے کی کوئی اُمید نہیں رہی تھی۔ دوسری مرتبہ میرا چھوٹا بچہ بیمار ہو گیا اور اسی بیماری میں اُس کا انتقال ہو گیا۔ تیسری مرتبہ میرے لڑکے اور بڑی لڑکی سخت بیماری میں یکے بعد دیگرے مبتلا ہوئے چوتھی مرتبہ میری چھوٹی لڑکی بیمار پڑی اور اُس نے میرا ساتھ

چھوڑ دیا۔ بہر نوع اسی طرح کے واقعات برابر پیش آتے رہے ۔
اس ۱۹۴۷ء کے دل ہلانے اور روح کو لرزا دینے والے
سانحات اور آئندہ کے خدشوں نے مجبور کیا اور کسی غیبی طاقت
نے ہمت افزائی کی جو میں اس کتاب کے ذریعہ سے اس جمع شدہ
خزانے کو ہندوستان والوں کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ اگر آپ
میری اس کتاب کو انصاف، ایمان داری اور غیر متعصب نظر
سے دیکھیں گے اور پڑھیں گے تو آپ کو میرا ایک ایک لفظ سچ
اور درست معلوم ہوگا ۔

ہم لوگوں کا پیدا کرنے والا ہماری ہدایت فرمائے اور
ہماری مدد کرے ۔ آمین ۔

(نواب) اصغر حسین

اسلام کی ابتدا اور اُس کے معنی

یہ خیال صرف جاہل اور غیر مذہب والوں ہی کا نہیں ہے کہ اسلام وہ مذہب ہے کہ جس کی ابتدا محمدؐ نے کی یا اس کی بنا انہی حضرت نے ڈالی ہے۔ پڑھے لکھے اور قابل لوگ یہاں تک کہ بیشتر مسلمان بھی یہی گمان کرتے ہیں کہ اس مذہب کو جاری کرنے والے اور اُس کے موجد محمدؐ تھے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلام اُس وقت سے ہے کہ جب سے دنیا خلق ہوئی اور اُس وقت تک باقی رہے گا کہ جب تک دنیا قائم ہے۔

جو زمانہ ہندوؤں کے لحاظ سے ست جُگ کا دور تھا اور مسلمانوں کے لحاظ سے محض فرشتوں کا یا جو دور ہندوؤں کے لحاظ سے ترتا اور دُواپر کا تھا اور مسلمانوں کے لحاظ سے نوری اور آتشی مخلوق یعنی اجنّہ کا یا موجودہ زمانہ ہندوؤں کے لحاظ سے کل جُگ کا اور مسلمانوں کے اعتقاد سے قُرب قیامت کا ہے۔ ان سب زمانوں اور دَوروں میں اسلام تھا اور آج بھی اسلام ہے۔

میں اس کتاب میں صرف اُس وقت سے اسلام کو ثابت کرتا ہوں کہ جب سے ہمارے ایسے انسان یا مثل کی خلقت خاک وغیرہ سے ہوئی اور جس کی پہلی فرد حضرت آدم علیہ السلام تھے حضرت آدم کو ہندوؤں کی کتابوں میں کس نام سے موسوم کیا جاتا ہے، اس کی تفصیل دوسری کتاب میں تحریر کروں گا مناسب ہے کہ سب سے پہلے میں آپ کو اسلام کے لفظ کے معنی بتا دوں پھر اور باتوں کو خود قرآن ہی سے ثابت کر کے اس کا فیصلہ آپ کے انصاف پر چھوڑ دوں۔

اسلام کے معنی ہیں خدا کی راہ میں گردن جھکانا۔ اطاعت اور فرمانبرداری کرنا اور مسلمان کے معنی ہیں اطاعت اور فرمانبرداری کرنے والا۔ میری اور آپ کی فرمانبرداری اور اطاعت نہیں بلکہ ہم سب کو اور تمام جہان کو خلق کرنے والے کی۔ آپ جس لغت یا ڈکشنری کو ملاحظہ فرمائیں گے تو آپ کو یہی معنی اسلام اور مسلمان کے اُن کتابوں میں ملیں گے۔ خود قرآن مجید میں یہ لفظ سیکڑوں جگہ استعمال ہوا ہے۔ اور ہر جگہ یہی مفہوم اور معنی ان دونوں لفظوں کے تحریر ہیں۔ ثبوت کیلئے اس جگہ صرف ایک چھوٹی سی قرآن کی آیت اور اُس کا ترجمہ تحریر کرتا ہوں :-

وَ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقَاسِطُوْنَ ۙ (پارہ ۲۹۔ رکوع ۱۱) | اور ہم میں سے کچھ فرمانبردار ہیں اور کچھ نافرمان ہیں۔

اب آپ خود ہی فیصلہ فرمائیے کہ جب سے دنیا خلق ہوئی آج تک اور آئندہ جو شخص بھی خدا یا پیشوا کا مطیع اور فرمانبردار تھا اور ہے یا ہو وہ مسلمان کہا جائے گا یا نہیں۔ نیز جتنے زمانے اور قرن گزرے اُن میں خلاقِ عالم کی اطاعت اور فرمانبرداری بتانے والا اور سکھانے والا جو مذہب بھی رہا ہو وہ اسلام کہا جائے گا یا نہیں یہ بات اور ہے کہ اُس کو عربی میں اسلام کہا اور دوسری زبانوں میں اُسی کے ہم معنی لفظوں میں اس کا کچھ اور نام رہا ہے۔

ثبوت کے لیے چند آیتیں قرآن مجید کی تحریر کیے دیتا ہوں جن سے یہ مسئلہ بالکل صاف ہو جائے گا اور آپ حضرات اس بات کے قائل ہو جائیں گے کہ محمدؐ سے ہزاروں برس قبل اسلام تھا۔ اور اُس وقت کے نیک اور خدا کو ماننے والے بندے مسلمان تھے۔

حضرت عیسیٰؑ

ان کو نصاریٰ یعنی عیسائی خدا کا بیٹا اور اپنا پیشوا ہادی اور نجات دلانے والا مانتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ محمدؐ سے چھ سو برس قبل اس دنیا میں لوگوں کی ہدایت کے واسطے تشریف لائے تھے۔ ان کے متعلق قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ ملاحظہ ہو:۔

پارہ ۳؛ رکوع ۱۲۔ پھر جب عیسیٰؑ نے ان کی (اُمت) کی طرف سے انکار محسوس کیا تو بولے کہ اللہ کے کام میں میرے مددگار کون ہیں۔ حواری بولے کہ اللہ کے مددگار ہم ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں۔ اور گواہ رہیے کہ ہم فرمانبردار ہیں (وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ)

حضرت یوسفؑ

جن کے حسن و جمال کا قصہ مشہور عالم ہے اور جو حضرت عیسیٰؑ سے کئی سو برس پہلے اس دنیا میں تشریف فرما تھے۔ اُن کا قول قرآن مجید میں اس طرح پر مرقوم ہے۔

پارہ ۱۳؛ رکوع ۵۔ یوسفؑ نے خدا سے کہا کہ میرا خاتمہ فرمانبرداری کی حالت میں کرنا۔ اور مجھ کو نیک بندوں کے ساتھ ملا دینا۔ (تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ)

حضرت ابراہیمؑ

جو جناب یوسفؑ سے کئی سو برس قبل گزرے ہیں اُن کے متعلق

قرآن مجید کہتا ہے۔

پارہ ۳ : رکوع ۱۴۔ ابراہیم نہ تو یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ وہ سچے مسلمان تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

حضرت نوحؑ

جن کے زمانے میں عالمگیر طوفان آیا اور تمام مخلوق غرق ہو گئی سوائے اُن کے جو اُن حضرت کے ساتھ کشتی میں سوار تھے اور جو ڈھائی تین ہزار برس قبل حضرت ابراہیمؑ کے اس دنیا میں خداوند عالم کی طرف سے مخلوق کی ہدایت کرنے کو مبعوث ہوئے تھے اُن کے متعلق قرآن مجید اس طرح بیان کرتا ہے۔

پارہ ۱۱ : رکوع ۱۳۔ نوح نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر تم روگرداں ہو تو میں نے تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگی، میرا اجر تو اللہ کے ذمے ہے۔ اور مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں خالص اطاعت کرنے والوں میں سے ہو جاؤں۔ (اُمِرتُ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ)۔

یہاں تک تو میں نے دوسرے رسولوں اور پیغمبروں کے متعلق ثبوت دیا کہ وہ مسلمان تھے اور یہ کہ مسلمان کے معنی فرمانبردار

اور مطیع گے ہیں۔ اب اتنا اور قرآن ہی کی آیتوں سے ثابت کر سکے کہ خود محمدؐ صاحب بھی ایک مسلمان یا خدا کے مطیع اور فرمانبردار تھے اس بحث کو ختم کر دوں گا۔

پارہ ۷: رکوع ۷۔ اے رسول تم کہہ دو کہ مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں اسلام لانے والا ہوں۔

پارہ ۲۵: رکوع ۱۴۔ اے رسول کہہ دو کہ اے اہل کتاب ایک ایسی بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمھارے درمیان مساوی ہے کہ ہم سوائے خدا کے کسی کی پرستش نہ کریں گے۔ اور اُس کا کسی کو شریک نہ بنائیں گے اور حقیقی خدا کو چھوڑ کر ہم میں سے بعض بعض کو پروردگار نہ بنلیئے۔ پھر اگر وہ روگرداں ہوں تو تم یہ کہہ دو کہ اس کے گواہ رہنا کہ واقعی مسلمان ہم ہیں۔

پارہ ۲۳: رکوع ۱۶۔ اے رسول تم کہہ دو کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں خدا کی اطاعت کروں۔ اور اُسی کے لیے اطاعت کو خالص کر لوں۔ اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبردار ہو جاؤں

مندرجہ بالا آیتوں کے ترجمے پڑھنے کے بعد کیا کوئی منصف مزاج یہ کہے گا کہ اسلام وہ مذہب ہے کہ جس کی ابتدا محمدؐ نے کی ہے بلکہ ہر انصاف پسند اور صاحب عقل انسان کو اس

بات کا اقرار کرنا پڑے گا کہ اسلام ایک قدیم مذہب ہے۔
اور یہی معنی لفظ سناتن دھرم کے ہیں۔

فرشتے۔ پیغمبر۔ رسول۔ نبی۔ دیوتا۔ اوتار۔ رشی۔ مُنی

تمام مسلمان اس بات کے قائل ہیں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار رسول، نبی اور پیغمبر اس دنیا میں مخلوق کی ہدایت کے لیے خدا کی طرف سے بھیجے گئے۔ مسلمانوں کی تمام کتابیں اس بات کی شاہد ہیں۔ ان کتابوں کے ہر ایک ورق کو پڑھنے کے بعد بھی آپ کو مشکل سے ان ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی و رسول میں شاید ایک سو حضرات کے نام معلوم ہوں گے۔ اور قرآن میں تو صرف چوبیس نبی اور رسولوں کے نام مندرج ہیں۔ لیکن اسی کے ساتھ ساتھ یہ حکم دیا گیا ہے کہ تم تمام رسولوں، نبیوں اور پیغمبروں اور کتابوں پر ایمان لاؤ۔ اور جس طرح محمدؐ کو مانتے ہو اُسی طرح ان کو بھی مانو۔ اور ان میں کوئی فرق نہ کرو اور یہ حکم تک صاف لکھ دیا گیا ہے کہ جس نے ایک کا بھی انکار کیا وہ کافر ہو گیا۔ اور راہِ راست سے بہت دور چلا گیا۔

نبی کے معنی ہیں خدا کی طرف سے خبر دینے والا۔ پیغمبر کے معنی ہیں پیغام لانے والا۔ رسول کے معنی ہیں خدا کا قاصد اور ایلچی۔

جتنے مذہب اس دنیا میں تھے یا ہیں وہ انھیں نبی یا پیغمبر یا رسول کے بتائے ہوئے اور تلقین کیے ہوئے ہیں ۔ مسلمان صاحبان ان ہادیوں کو نبی اور رسول وغیرہ کے نام سے یاد کرتے ہیں اور دوسرے مذہب والے اپنی اپنی زبان کے لحاظ سے دوسرے خطابات سے اُن کو پکارتے ہیں لیکن ان کے فرائض اقوال ور ہدایات ایک ہی طرح کے تھے ۔ اور اُن کے مبعوث ہونے اور دنیا میں تشریف لانے کی غرض بھی ایک ہی تھی ۔

دنیا میں اس وقت خاص مذہب پانچ ہیں بقیہ انہی کی شاخ کہے جا سکتے ہیں ۔ یعنی مجوس ۔ یہودی ۔ عیسائی ۔ ہندو اور مسلمان ۔

مجوس یا پارسی

اس مذہب کے پیرو قرآن مجید میں اصحاب اُخدود کے نام سے ذکر کیے گئے ہیں ۔ جیسا کہ پارہ ۳۰ ۔ رکوع ۱۰ میں تحریر ہے ۔

حدیثوں کے لحاظ سے ان کے پیغمبر کا نام جاماسپ تھا ۔

(ملاحظہ ہو حیات القلوب صفحہ ۶۰۴ مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ)

جو قصہ جناب زرتشت اور آگ کا ان حضرات میں مشہور ہے وہ حضرت ابراہیمؑ کے واقعات سے ملتا جلتا ہے ۔ جس سے گمان

ہوتا ہے کہ یہ حضرات جناب ابراہیمؑ کو مانتے ہیں اور شاید اُن ہی کو زوراشٹر کہتے ہیں۔ بہر نوع خواہ اُن کے پیغمبر جاماسپ تھے یا جناب ابراہیمؑ یا دونوں، قرآن مجید اُن کو اسی طرح ماننے کا حکم دیتا ہے جس طرح کہ ہم محمدؐ کو مانتے ہیں۔

حضرت جاماسپ کا نام حدیثوں میں تحریر ہے لیکن قرآن کی آیت میں یہ نام درج نہیں ہے صرف اُن کی قوم کا نام اور اُن کے رسول کا ان کو ہدایت کرنا مرقوم ہے۔

لیکن حضرت ابراہیم کا نام قرآن مجید میں متعدد جگہ تحریر ہے۔ ان کے متعلق قرآن مجید کیا حکم دیتا ہے۔ اس کو مندرجہ ذیل آیتوں کے ترجمہ میں ملاحظہ فرمائیے :-

پارہ ۵ : رکوع ۱۸۔ جس نے اپنے آپ کو اطاعت خدا کے لئے جُھکا دیا جس حال میں کہ وہ نیکو کار بھی ہے اور خلوص سے ملّت ابراہیمؑ کا پیرو ہو گیا اُس سے بہتر دین کس کا ہوگا اور ابراہیمؑ کو خدا نے اپنا خلیل مقرر کیا تھا۔

پارہ ۱۴ : رکوع ۲۲۔ بے شک ابراہیمؑ خلوصِ دل سے خدا کی فرمانبرداری کرنے والے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے تھے اس نے اُن کو برگزیدہ

کر لیا تھا۔ اور اُن کو راہِ راست بتلا دی تھی۔ اور اُن کو ہم نے
دنیا میں بھی خیر و خوبی عطا کی تھی اور یقیناً وہ آخرت میں بھی
صالحین میں سے ہوں گے۔ پھر ہم نے تمہاری طرف وحی کی کہ
تم یکسو ہو کر ملّت ابراہیم کی پیروی کرو۔

یہودی

یہ حضرات جناب موسیٰؑ کو خدا کا پیغمبر اور حضرت عُزیر کو
خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت نوحؑ وغیرہ کو رسول
جانتے لیکن حضرت موسیٰؑ کے بعد نہ تو حضرت عیسیٰؑ کو ملتے ہیں
اور نہ محمدؐ کو لیکن اسلام اور قرآن ان کے پیشوا اور ہادی کو
کس طرح ماننے کی ہدایت کرتا ہے اُس کی تفصیل مندرجہ ذیل
آیتوں کے ترجمہ میں ملاحظہ فرمائیے:۔

پارہ ۱۰: رکوع ۸۔ اور یہودیوں نے یہ کہہ دیا کہ عُزیر اللہ کے
بیٹے ہیں اور نصرانیوں نے یہ کہا کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں یہ اُن کے
اپنے مُنہ کی بات ہے۔ اور جو لوگ اُن سے پہلے کافر ہو گئے
تھے اُن کی ایسی باتیں یہ بھی بنلتے ہیں۔

پارہ ۳: رکوع ۲۔ یا مانند اُس شخص کے جو ایک گاؤں کے
پاس سے گزرا اور وہ گرا ہوا پڑا تھا اُس نے کہا کہ اللہ اس بستی کو

اس کے اُجڑنے کے بعد کیونکر زندہ کرے گا پس اللہ نے اس کو
سَو برس کے لیے موت دی پھر اُس کو زندہ کر دیا۔ پوچھا کہ تم
یہاں کتنے دن رہے جواب دیا کہ ایک دن یا ایک دن سے کم
فرمایا تم سَو برس رہے تاکہ ہم تم کو آدمیوں کے لیے ایک نشانی
بنائیں۔ اب اپنے کھانے پینے کو دیکھو کہ وہ سڑا نہیں ہے اور
اپنے گدھے کی طرف دیکھو اور ہڈیوں کی طرف دیکھو کہ ہم کس
طرح اُن کو جوڑ دیتے ہیں پھر اُن پر گوشت چڑھاتے ہیں۔ پس
جس وقت یہ بات اُن پر (عزیر) کھُل گئی تو کہنے لگے کہ میں خوب
جانتا ہوں کہ بے شک اللہ ہر شئے پر قادر ہے۔

حضرت موسیٰؑ کا قصہ کئی جگہ قرآن مجید میں مذکور ہے میں صرف
چند آیتیں لکھ کر بتا دینا چاہتا ہوں کہ قرآن مجید کس طرح اُن کی
تعریف کرتا ہے اور اُن کے رسول اور مُقرّب بارگاہِ الٰہی ہونے
کو ثابت کرتا ہے۔

پارہ ۱۶: رکوع ۶۔ اور اس کتاب میں موسیٰؑ کا قصہ بیان کرو
بے شک وہ برگزیدہ اور بھیجے ہوئے نبی تھے اور اُن کو ہم نے
کوہِ طور کے داہنی طرف سے آواز دی تھی اور ہم نے اُن کو
رازدار ہونے کا شرف بخشا تھا۔

پارہ ۹ : رکوع ۶ ۔ خدا نے فرمایا اے موسٰی بے شک ہم نے تم کو اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لیے کل آدمیوں میں سے منتخب کر لیا ہے پس جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اُسے لو اور شکر گزار رہو۔

پارہ ۱۶ : رکوع ۱۲ ۔ اور ضرور ہم نے موسٰی کو وحی کی تھی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے جاؤ پھر اُن کے لیے دریا میں خشک راستہ بنا لو۔ اور سمندر کو اپنے عصا سے مارو جب عصا مارا تو وہ پھٹ گیا اور اُس کا ہر ٹکڑا بڑے پہاڑ کے مانند ہو گیا۔

پارہ ۱۹ : رکوع ۶ ۔ پس موسٰی نے اپنا عصا ڈالا تو جو کچھ جادوگر نے فریب بنایا تھا وہ سب کو کھا گیا۔ پس جادوگر سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے کہ ہم موسٰے اور ہارون کے خدا پہ ایمان لائے جو تمام عالموں کا پرورش کرنے والا ہے۔

پارہ ۲۴ : رکوع ۷ ۔ اور بے شک ہم نے موسٰی کو معجزات اور کھلے غلبہ کے ساتھ فرعون و ہامان کے پاس بھیجا تھا۔

نصارے

یہ لوگ حضرت عیسٰی کی اُمت ہیں اُن کو خدا کا بیٹا اور اپنا بخشوانے والا اور ہادی مانتے ہیں۔ جناب عیسٰی کے بارے میں

قرآن شریف فرماتا ہے۔

پارہ ۶، رکوع ۲۳۔ مسیح ابن مریم سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ اللہ کا رسول ہے اور اُس کا کلمہ جس کو اُس نے مریم تک پہونچادیا اور اُس کی پیدا کی ہوئی روح۔

پارہ ۳، رکوع ۱۲۔ اور اللہ اس کو (عیسیٰ) کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل کی تعلیم دے گا اور بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گا اور وہ یہ کہے گا کہ میں تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں۔ میں تمہارے لیے گندھی مٹی سے پرند کی ایسی صورت پیدا کروں گا پھر اُس میں پھونک ماروں گا پھر وہ حکم خدا سے اُڑنے لگے گا۔ اور میں مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست کروں گا اور حکم خدا سے مُردوں کو زندہ کروں گا۔

پارہ ۷، رکوع ۴۔ عیسیٰ ابن مریم نے عرض کی اے اللہ میرے پروردگار ہم پر ایک خوان پُر از طعام آسمان سے نازل فرما کہ وہ ہمارے اوّل و آخر کے لیے عید قرار پائے۔ خدا نے فرمایا کہ میں تم پر اُسے ضرور نازل کرنے والا ہوں۔

پارہ ۱۶، رکوع ۴۔ پس مریم نے اُس بچہ یعنی عیسیٰ کی طرف اشارہ کر دیا وہ لوگ بولے کہ ہم اُس سے کیونکر بات کریں جو

گہوارہ میں بچہ ہے۔ وہ بچہ گویا ہوا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔
اُس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے۔ اور مجھے نبی بنایا ہے۔
آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قرآن کس کس طرح مجوس یعنی پارسی
یہود و عیسائی کے پیشوا اور ہادی کی تعریف کرتا ہے اور اُن کو
نبی اور رسول قرار دیتا ہے اور اُن کو اُسی طرح پہ ماننے اور
عزت کرنے کا حکم دیتا ہے جس طرح پر کہ محمدؐ کو۔ لیکن یہ حضرات
نہ تو محمدؐ کو خدا کا رسول مانتے ہیں اور نہ قابلِ تعظیم سمجھتے ہیں۔
باوجودیکہ ان لوگوں نے محمدؐ کو خود دیکھا۔ اُن کے وعظ سُنے۔
ان حضرت کے معجزے بھی دیکھے لیکن نہ تو ان کو خدا کا رسول
مانا اور نہ ان کو قابلِ عزت سمجھا بلکہ ہر طرح پر اُن کی مخالفت کی
یہاں تک کہ اُن سے جنگ کی۔

ہندو

اس لفظ سے میرا مقصد وہ حضرات ہیں جو وید وغیرہ کے
ماننے والے ہیں۔ ان کتابوں کے لحاظ سے چوبیس۲۴ اوتار ہونے والے
تھے۔ جن میں سے تیئیس۲۳ اوتار ہو چکے اور چوبیسواں اوتار ہونے والا
ہے اور اس اوتار کے یہ حضرات انتظار کرنے والوں میں ہیں۔
اس چوبیسویں اوتار کو کلنکی اوتار کہا جاتا ہے۔ یہ اوتار ہو چکا

یا آئندہ ہوگا۔ اس کی تفصیل آپ کو آئندہ اسی کتاب میں ملے گی۔

جس طرح پر کہ مسلمانوں کو سب نبیوں اور رسولوں کو ماننے اور اُن پر اعتقاد رکھنے کا پابند کیا گیا ہے اور اُن میں سے ایک کا بھی انکار کرنے پر کفر عائد کیا گیا ہے اسی طرح پر ہندو دھرم میں تمام اوتاروں اور دیوتاؤں کو ماننے کی تاکید کی گئی ہے۔

جس طرح مسلمان نبی۔ رسول۔ پیغمبر۔ اولیا اور فرشتوں کے قائل ہیں یا جو اعتقاد اُن سے متعلق رکھتے ہیں اُس طرح اس مذہب والے دیوتا۔ اوتار۔ گندھرب۔ رشی۔ منی وغیرہ کو مانتے ہیں۔ مفہوم دونوں کا ایک ہے۔ صرف فرق زبان کا ہے یعنی عربی اور سنسکرت کا۔

ان بزرگوں کی خلقت کے اسباب اور نوعیت آپ کو ان دونوں مذہبوں میں ایک سے ملیں گے۔ ان صفحوں میں مجھ کو یہ دکھانا ہے کہ اسلام کس طرح اوتاروں وغیرہ کا پتہ بتلاتا ہے۔ اور وید و پران کس صورت سے۔ اسلام میں بتائے ہوئے فرشتوں، پیغمبروں وغیرہ کو ثابت کرتا ہے۔

پارہ ۲۲: رکوع ۵۔ اور ایک گروہ بھی ایسا نہیں ہوا جن میں کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو۔

پارہ ۱۴ : رکوع ۱۱ ۔ اور بے شک ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت یعنی شیطان سے بچو۔

پارہ ۱۵ : رکوع ۲ ۔ اور ہم جب تک رسول نہ بھیج دیں عذاب دینے والے نہیں ہیں ۔

پارہ ۱۳ : رکوع ۷ ۔ اے رسول سوائے اس کے نہیں ہے کہ تم تو ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہوا کرتا ہے

پارہ ۱۳ : رکوع ۱۲ ۔ اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اپنی ہی قوم کی زبان میں بات کرنے والا تاکہ اُن سے مطلب کھول کر بیان کر دے ۔

پارہ ۲۱ : رکوع ۸ ۔ اور بے شک ہم نے تم سے پہلے بہت سے رسول ان کی اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے تھے ۔ پس وہ اُن کے پاس دلیلیں یعنی معجزے لے کر آئے تھے ۔

پارہ ۲۴ : رکوع ۱۲ ۔ اور بے شک ہم نے تم سے پہلے بہت سے رسول بھیجے تھے اُن میں سے ایسے بھی ہیں جن کا قصّہ ہم نے تم سے بیان کیا اور اُن میں سے ایسے بھی ہیں جن کا قصّہ ہم نے تم کو نہیں سُنایا ۔

پارہ ۲۸ : رکوع ۱ ۔ اے گروہ جن و انس کیا تمھارے پاس

تم ہی میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے جو تم کو ہماری آیتیں سُناتے یہ اس لیے ہے کہ تمہارا رب بستیوں کو ناحق برباد نہیں کرتا ہے جس حال میں کہ اُس کے باشندے بے خبر ہوں۔

پارہ ۱۱: رکوع ۹۔ اور ہر اُمت کے لیے ایک رسول ہے پس جب اُن کا رسول آ جائے گا تو اُن کے مابین انصاف کے ساتھ فیصلہ ہوتا جائے گا اور اُن کو نقصان نہ پہونچایا جائے گا۔

پارہ ۱۸: رکوع ۱۲: پھر ہم نے اُن کے بعد اور رسول اُن کی اپنی قوم میں بھیجے پس وہ کھُلی دلیلیں لے کر آئے۔

پارہ ۲۴: رکوع ۱۹:۔ اور اگر ہم اس قرآن کو عجمی زبان میں اُتارتے تو اُس وقت لوگ یہ کہتے کہ اس کے احکام ہماری سمجھ کے لائق صاف کیوں نہ کیے گئے۔ کیا کلام عجمی ہوتا حالانکہ مخاطب عربی ہیں۔

مندرجہ بالا سطروں میں گیارہ آیتیں قرآن کی میں نے تحریر کی ہیں جن سے حسب ذیل باتیں پوری طور پر ثابت ہو جاتی ہیں۔

اوّل یہ کہ کوئی گروہ بھی ایسا نہ تھا جس کی ہدایت کے لئے ڈرانے والا نہ آیا ہو۔

دوسرے یہ کہ ہر اُمّت اور ہر بستی اور ہر قوم کے لیے یقیناً
رسول بھیجا گیا۔
تیسرے یہ کہ جب تک ہر اُمّت اور ہر گروہ وغیرہ کے لیے
رسول نہ بھیج دے خدا اُن کو عذاب نہ دے گا۔
چوتھے یہ کہ جس قوم میں رسول بھیجا گیا تو اُسی زبان میں
باتیں کرنے والا بھیجا گیا۔
پانچویں یہ کہ اکثر رسول اپنی ہی اپنی قوم میں سے ہوئے
جو اُن کی ہدایت کرنے کو بھیجے گئے تھے۔ اور کھُلی دلیلیں یعنی معجزے
لے کر آئے تھے۔
چھٹے یہ کہ خدا نے بہت سے رسول بھیجے جن میں سے بعض
کا قصہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سُنایا اور بعض کا نہیں سُنایا۔
ساتویں یہ کہ جنوں کے لیے جنوں میں سے اور انسانوں کے لیے
انسانوں میں سے رسول مقرر کیے گئے جو خدا کی آیتیں یعنی نشانیاں
اور معجزے اُن کو بتاتے اور دکھاتے تھے۔
آٹھویں یہ کہ خدا کسی بستی کو عذاب کے ذریعہ برباد نہیں کرتا
اگر اس کے باشندے بے خبر ہوں یعنی اُن کو حکم الٰہی نہ پہونچا ہو۔
نویں یہ کہ قیامت کے دن ہر رسول اپنی اُمّت کے ساتھ

آ ئے گا اور جب ہی اُن کے فیصلے انصاف کے ساتھ کیے جائیں گے۔

دسویں یہ کہ محمدؐ عرب میں سے تھے اور ان کے پہلے مخاطب عرب کے رہنے والے تھے لہذا قرآن عربی زبان میں نازل کیا گیا۔

ان آیتوں کے دیکھنے اور پڑھنے کے بعد کون مسلمان یا دوسرے مذہب والا یہ کہہ سکتا ہے کہ ہر اُمت اور ہر گروہ اور ہر قوم اور بستی کے لیے نبی یا رسول یا ہادی نہیں آیا بلکہ ہر منصف مزاج انسان کو یہ ماننا پڑے گا کہ ان کے لیے ہادی یا نبی یا رسول ضرور آئے۔ ان آیتوں کی بنا پر ہر سمجھ دار انسان کو اقرار کرنا پڑے گا کہ ہر قوم کے لیے ان ہی میں سے رسول ہوا اور یہ بھی کہنا پڑے گا کہ جس قوم یا اُمت میں رسول ہوا تو اُسی زبان کا جاننے والا اور اُسی زبان میں کلام کرنے والا جس کے صاف صاف مطلب یہ ہیں کہ اگر ان کی زبان عربی تھی تو اُسی زبان میں اس رسول نے احکامات پہونچائے اگر ہندی تھی تو اُسی زبان میں اگر سنسکرت تھی تو اُسی زبان میں وغیرہ وغیرہ۔ نیز اس بات کا بھی اقرار کرنا پڑے گا کہ اگر قوم جن کی ہدایت منظور ہوئی تو خداوند عالم نے اُن ہی میں سے ہادی یا رسول مقرر کیا۔ اگر عربوں کی ہدایت منظور ہوئی تو عربوں میں سے

اور ہندوؤں کی ہدایت مقصود ہوئی تو ہندوؤں میں سے اور اُسی زبان میں حکم الٰہی یا کتاب خدا اُن کے لیے خدا کی طرف سے بھیجی گئی۔ مستند کتابوں کا مطالعہ ثابت کرتا ہے کہ ان ایک لاکھ چوبیس ہزار میں سے بعض یا محض ایک تمام مخلوق کے لیے مبعوث ہوئے تھے بقیہ نبی یا پیغمبر یا رسول ایک ایک بستی یا ایک قوم یا ایک شہر یا چند شہروں پر مقرر فرمائے گئے تھے۔

اب فرمائیے کہ ہندوستان اور اُس کے بڑے بڑے صوبوں میں ہادی، نبی یا رسول وغیرہ خدا کی طرف سے مبعوث ہوئے یا نہیں۔ اگر آپ انکار کریں تو قرآن مجید کو جھٹلائیں گے۔ لہذا ہر مسلمان کو ماننا پڑے گا کہ مبعوث ہوئے اور اُن کو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ جتنے احکامات اُنھوں نے پہونچائے وہ ہندی اور سنسکرت وغیرہ میں تھے اور خدا کی طرف سے جو کتابیں اُن کی ہدایت کے لیے نازل ہوئیں وہ ہندی اور سنسکرت وغیرہ میں تھیں۔

اگر مسلمان حضرات مندرجہ ذیل آیت میں درج شدہ حکم کی تعمیل کرتے تو غالباً یہ غلط فہمی دُور ہو چکی ہوتی۔

پارہ ۱۱ : رکوع ۴ :- اور مومنوں کے لیے یہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ وہ سب کے سب گھر سے نکل پڑیں پس اُن کے لیے ہر بڑے

گروہ میں سے ایک چھوٹا سا جتھا اس غرض سے کیوں نہیں نکلتا
کہ دین کا علم حاصل کرے اور جب اپنی قوم میں پلٹ کر آوے
تو اُن کو ڈرائے تاکہ وہ لوگ بھی بچیں ۔

اسلام میں توحید اور رسالت و قیامت سب سے بڑے
اور ضروری مسائل ہیں ۔ قرآن مجید کے لحاظ سے خدا اور قیامت
کا منکر کافر ہے ۔ رسولوں کا نہ ماننے والا یا ان میں سے بعض کو
ماننے والا اور بعض کو نہ ماننے والا بھی کافر ہے ۔ اس لحاظ سے
مسلمانوں کا فرض تھا کہ وہ دوسرے مذاہب کے علوم حاصل
کرتے اگر مسلمانوں میں سے چند حضرات ہی ہندی اور سنسکرت
کی زبان پڑھتے اور جانتے اور اس مذہب کی کتابوں کا مطالعہ
فرماتے تو اُن کو متعدد ہستیاں ایسی مل جاتیں کہ جن کو وہ ہادی
یا نبی یا پیغمبر کی فہرست میں شامل کرتے اور عام مسلمانوں کو
اس کا علم پہونچاتے ۔ لیکن ان حضرات نے اس طرف کوئی توجہ
نہ کی ۔ قرآن مجید کی متعدد آیتوں میں سے صرف دو آیتوں کا
ترجمہ اس جگہ درج کرتا ہوں جس سے مندرجہ بالا سطروں کی
تائید ہو جائے گی ۔

پارہ ۳ : رکوع ۲۶ :۔ اے رسول تم کہہ دو کہ ہم اللہ پر ایمان

لائے ہیں اور اُس پر جو ہم پر نازل کیا گیا ہے اور اُس پر جو ابراہیمؑ
واسماعیلؑ و اسحاقؑ ویعقوبؑ اور اسباطؑ پر نازل ہوا اور اس پر
جو موسٰےؑ اور عیسٰےؑ نیز اور پیغمبروں کو ان کے رب کی طرف سے
دیا گیا اور ہم ان میں کوئی فرق نہیں کرتے اور ہم اُس کے
خالص فرمانبردار یعنی سچے مسلمان ہیں۔

پارہ ۶، رکوع ۱:۔ بے شک جو اللہ اور اس کے رسول کے
منکر ہیں اور یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ اللہ اور اُس کے رسولوں میں
جُدائی ڈال دیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لائے ہیں
اور بعض کے منکر ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ایک درمیانی راستہ
اختیار کر لیں وہی تو اصلی کافر ہیں۔ اور ہم نے کافروں کے لئے
ذلت دینے والا عذاب مہیا کیا ہے۔

اور جو اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے اور اُن میں
سے کسی میں کوئی تفریق نہ کی اُن لوگوں کو اُن کے اجر ضرور عنایت
فرمائے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

پارہ ۲۲، رکوع ۱۰:۔ اور جو لوگ کافر ہو گئے اُنھوں نے
یہ کہہ دیا کہ ہم نہ کبھی اس قرآن پر ایمان لائیں گے اور نہ اُن
کتابوں پر جو اُس سے پہلے تھیں۔

اسی لاپرواہی لاعلمی اور غفلت کا نتیجہ ہے کہ مسلمان ہندوؤں کے اوتاروں اور دیوتاؤں کو نہ تو مانتے ہیں اور نہ عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ بلکہ نامناسب الفاظ تک اُن کی شان میں استعمال کرتے ہیں۔ اور یہی حال ہندو صاحبان کا ہے۔ ایسے حضرات کا حشر قرآن اور وید وغیرہ کے لحاظ سے کیا ہوگا۔ آپ خود فیصلہ فرما لیجیے۔ بہرحال اس غفلت اور لاپرواہی کو چھوڑ دیجیے، اور خداوند عالم یا پرماتما کے حکم کے موافق علوم حاصل کیجیے اور تحقیق کر کے صحیح اور سچے اعتقادوں کو اختیار فرمائیے۔ میرے ایسے جاہل اور کم علم سے جو ممکن تھا وہ اس نے آپ کی اطلاع کے لیے فی الحال اس قدر پیش کر دیا جتنا کہ ایک دریا کے مقابل ایک کوزے میں پانی ہوتا ہے۔

لیکن میں یقین کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ حضرات یعنی ہندو اور مسلمان علوم حاصل کرنے کے بعد صحیح طریقوں میں جستجو اور تلاش کریں گے تو آپ کو ایک ایک لفظ قرآن اور دعاؤں اور وظیفوں کا وید اور پران کے موافق مل جائے گا۔ صرف فرق زبان یعنی سنسکرت اور عربی کا رہے گا۔

اب میں چند بزرگ ترین ہستیوں کے نام تحریر کرتا ہوں۔

جن کو ہندو سنسکرت کے لحاظ سے ایک نام سے پکارتے ہیں اور
مسلمان عربی کے موافق دوسرے نام سے یاد کرتے ہیں لیکن
وہ ہستیاں ایک ہیں۔ جن کو آپ اُن کی صفات اور اُن کے
فرائض وغیرہ کے لحاظ سے پہچان بھی لیں گے اور ایک سمجھ لیں گے
ملاحظہ ہو :-

بھاگوت ادھیا ۸۸

شیو۔ برھما اور بشنُ دیوتا پاربرہم (یعنی خدا) کا انس ہیں
یعنی اُس کے جوت (نور) کی چھوٹ ہیں۔
برھما۔ رجوگن روپ ہیں یعنی خلقت مخلوق کا کام انجام
دیتے ہیں۔
وشنو یا بشنُ۔ ستوگن روپ ہیں یعنی خلقت کی پرورش کے
فرائض انجام دیتے ہیں۔
شیو یا مہیش۔ تموگن روپ ہیں یعنی مخلوق کو فنا کرنے کا
فرض ادا کرتے ہیں۔

اور برھما نرنکار ان سے پرے ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسی جگہ پر برھما اور برھما نرنکار
کی تشریح کر دی جائے تاکہ غلط فہمی نہ پیدا ہو اور جو غلط فہمی نام کے

ایک ہونے کی وجہ سے پیدا ہے یا ہو جاتی ہے وہ دور ہو جائے۔
برھما فرشتے کا نام بھی ہے اور خداوند عالم کو بھی برھما کہتے ہیں جس کے معنی ہیں بڑے اور بزرگ کے جیسے عربی میں اکبر کے معنی ہیں اور جو خداوند عالم کی صفات کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اسی وجہ سے جب دوسری سطر میں برھما تحریر ہوا ہے تو اُس کے ساتھ نرنکار کا لفظ بھی موجود ہے۔ "نرنکار" کے معنی یہ ہیں کہ وہ ذات جو وہم و گمان میں بھی نہ آسکے اور جس تک عقل کی رسائی نہ ہو۔

اب اُس کے مقابلے میں اگر آپ مسلمانوں کی کتابوں کا مطالعہ فرمائیں تو آپ پر یہ ثابت ہو جائے گا کہ یہی فرائض حضرت میکائیل۔ اسرافیل اور حضرت عزرائیل یعنی ملک الموت انجام فرماتے ہیں جو کہ مقرب فرشتے ہیں یہ واقعہ کہ حضرت میکائیل و اسرافیل اور عزرائیل ان خدمات پر خداوند عالم کی طرف سے مقرر ہیں۔ اس قدر مشہور اور معروف ہے کہ ہر مسلمان کی زبان پر یہ بات رہتی ہے۔

یہی بزرگ کل انتظامات دنیا کے گویا انچارج ہیں اور ان ہی کی جانب سے دوسرے فرشتوں کو احکامات ملتے ہیں

اور ان میں سے ایک ایک کی ماتحتی میں لاکھوں فرشتے ہیں جن کی تعداد خداوند عالم ہی جانتا ہے اور ان حضرات کو خداوند عالم کی طرف سے احکامات براہ راست پہونچتے رہتے ہیں۔ لیکن جب ان حضرات کے نام یا ذکر ہندی اور سنسکرت میں ہوا تو مسلمان حضرات نے اُن کو عزت کی نظر سے نہ دیکھا۔ اور جب اُن کے نام اور تذکرے عربی زبان میں ہوئے تو ہندو صاحبان نے اُن کا احترام نہ کیا۔ جس سے دونوں حضرات گنہگار ہوئے یا نہیں اور ایسا محض زبان کے فرق اور لاعلمی کی وجہ سے ہوا کہ نہیں اس کا جواب دونوں فرقے کے اصحاب خود ہی دے لیں صرف ایک آیت فرشتوں کے متعلق تحریر کرتا ہوں اُس کو پڑھ کر نتیجہ آپ نکال لیجئے اور اس آیت میں جو لفظ کا فر آیا ہے اُس پر بھی نظر رکھیے۔

پارہ ۱: رکوع ۱۱:- جو شخص اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کے رسولوں کا اور جبریل و میکائیل کا دشمن ہو پس اللہ بھی ضرور کافروں کا دشمن ہے۔

پُران وغیرہ میں چوبیس[۲۴] اوتاروں کا ہونا مرقوم ہے۔ جن میں سے تیئیس اوتار ہو چکے اور چوبیواں اوتار ہونے والا کہا گیا ہے

جس طرح مسلمانوں کو تمام نبی اور پیغمبروں کو ماننے کا حکم ہے۔ اسی طرح اہل ہنود کے لیے ان چوبیسوں اوتاروں کو ماننے اور اُن پر اعتقاد رکھنے کی تاکید ہے۔ ان چوبیں اوتاروں کے نام اور تفصیل حسب ذیل ہے:۔

شری مدبھاگوت صفحہ ۶۱

(۱) پہلا اوتار سَنَک سَنَنْدَنْ سَنَاتَنْ سَنَتْ کُمار ہے جو اپنی عبادت کی وجہ سے ہمیشہ پانچ ہی برس کے بنے رہتے ہیں۔

(۲) دوسرا اوتار بارہ جی کا ہے جن کا مُنھ سور کی شکل کا ہے اور اُن کے مُنھ پہ دانت لگے ہوئے ہیں یہ اوتار اس وجہ سے ہوا کہ ہرنیاکش دیت زمین کو اُٹھا لے گیا تھا اس سے زمین چھین کر اور اُس کو مار کر زمین کو پانی پہ ٹھہرایا۔

(۳) تیسرا اوتار جگیہ پرش کا لے کر لوگوں کو جگیہ کرنے کی راہ بتائی یعنی عبادت یا عمل وغیرہ کرنے کے طریقے سکھائے۔

(۴) چوتھا اوتار ہی گریو کا ہے یعنی گھوڑے کا ہوا۔ جنھوں نے پاتال میں جاکر مدھ کیٹبھ دیت کو مار ڈالا اور اُس سے وید واپس لے آئے۔

(۵) پانچواں اوتار نارائن جی کا ہے۔ مورت نام کنیا دھرم رکھشور سے کر تپ کرتے ہیں یعنی عبادت میں مشغول ہیں تاکہ دنیا کے لوگ اُن کی عبادت کو دیکھ کر تپ کریں۔

(۶) چھٹا اوتار کپل دیومن کا ہے کر دیو ہوتی اپنی والدہ کو سانکھ جوگ گیان سکھا کر مکت دی یعنی بخشش کرائی۔

(۷) ساتواں اوتار دتا ترے کا ہے جس سے راجہ جُسدُ کو گیان سکھلایا جس کے پرتاب سے وہ مکت ہوا یعنی بخشش کا راستہ بتایا جس سے وہ مکت ہوئے یعنی بہشت میں گئے۔

(۸) آٹھواں اوتار رکھبھ دیو کا ہوا جس سے سراؤگی اور جین دھرمیوں کی ذات دنیا میں ظاہر ہوئی۔

(۹) نواں اوتار راجہ پرتھ کا ہوا جس نے اپنے والدین کو نرکھ یعنی جہنم میں جانے سے بچایا۔ پہاڑوں کو جو جا بجا زمین کو روکے ہوئے تھے اُٹھا کر اُترا کھنڈ میں رکھ دیا اور زمین کو جیودں کے رہنے کے لیے خالی کرا کے اُس پر شہر اور گاؤں بسائے۔

(۱۰) دسواں اوتار متس یعنی مچھلی کا ہے جس سے راجہ ستت برت کو پرلے یعنی قیامت کا منظر دکھایا۔

(۱۱) گیارھواں اوتار کچھپ یعنی کچھوے کا ہوا جس نے سمندر

متھے جانے کے وقت سندرا چل پہاڑ اپنی پیٹھ پر لے کر چودہ رتن
نکالے یعنی سات طبق زمین اور سات طبق آسمان اس سے
پیدا ہوئے۔

(۱۲) بارھواں اوتار دھن ونتر بید کا ہوا جس نے دوائیں
سمندر سے نکالیں جس سے بیماریاں دور ہوئیں۔

(۱۳) تیرھواں اوتار موہنی روپ یعنی حسن کا ہے جس نے
دیتوں کو یعنی شریر دیو وغیرہ کو مفتون کر کے امرت کا کاسہ یعنی
آب حیات کا کاسہ لے کے حاصل کر کے دیوتاؤں کو یعنی نیک اور
بزرگ ہستیوں کو پلایا۔

(۱۴) چودھواں اوتار نرسنگھ یعنی شیر کی شکل کا ہوا جس سے
ہرناکشپ دیت کو مارا اور پہلاد کی جان بچائی جو اس کی خدائی
کے قائل نہ تھے اور رام یعنی اللہ کا نام جپا کرتے تھے۔

(۱۵) پندرھواں اوتار بادن کا ہوا یعنی بہت چھوٹے جسم
والا جنھوں نے راجہ بل سے تین قدم زمین دان میں مانگی اور
اسی تین قدم زمین سے کل روئے زمین پر قبضہ کر کے
دیوتاؤں کو دے دی۔

(۱۶) سولھواں اوتار ہنس کا ہے جس نے سنت کمار کو گیان

سکھلا کر ان کا غرور دور کیا۔

(۱۷) سترھواں اوتار نارائن نام کا ہے جس صورت میں دھرو بھگت کو درشن دیا یعنی زیارت کرائی۔

(۱۸) اٹھارھواں اوتار ہری نام کا ہے کہ گجیندر کا پران گراہ سے بچایا یعنی سفید ہاتھی کو مگر کے پنجے سے چھوڑایا۔

(۱۹) انیسواں اوتار پرشرام اوتار ہے جس نے ان دشٹوں یعنی شریروں کو مارا جو ہر بھگتوں کو یعنی خدا کی عبادت کرنے والوں کو زمین پر تکلیف دیتے تھے۔

(۲۰) بیسواں اوتار۔ شری رام چندر جی کا۔ جس سے راون ایسے ظالم اور جابر کا خاتمہ کیا گیا اور اس کے ظلم سے مخلوق کو نجات دلائی۔

(۲۱) اکیسواں اوتار بید بیاس جی کا ہوا جنھوں نے ایک بید کے چار وید اور مہا بھارت اور اٹھارہ پران بنائے۔

(۲۲) بائیسواں اوتار شری کشن جی کا ہے جس سے کنس کال جمن اور جرا سندھ وغیرہ ادھرمی راجاؤں کو مار کر پرتھوی کا بوجھ اتارا۔

(۲۳) تئیسواں اوتار مہاتما بدھ کا ہے جنھوں نے دیتوں

یعنی شریر نفس دیو وغیرہ کو جگیہ یعنی عبادت میں گڑبڑ کرنے سے روکا۔

(۲۴) چوبیسواں اوتار کلنکی اوتار ہوگا جو تلوار ہاتھ میں لیے نیلے گھوڑے پر سوار ہوکر ادھرمی اور پاپی لوگوں کو یعنی بے دین اور ظالم اشخاص کو ماریں گے اور ست جگ کا کرم کر دنیا میں ظاہر کرکے دھرم کو بڑھائیں گے یعنی خود انصاف، سچائی رفاہ عام وغیرہ کے اصول برت کر ایمان داری کو فروغ دیں گے۔

میں نے چوبیس ۲۴ اوتاروں کا حال اوپر کی سطروں میں تحریر کیا جن میں سے اٹھارہ انسان کی شکل کے ہیں اور چھ جانوروں کی صورت کے۔ ان اوتاروں کے خلاصہ حال کو اس لیے تحریر کر دیا کہ آپ حضرات اس کو پڑھ کر سمجھ لیں کہ جتنے اوتار ہوئے ان کا منشا یا غرض دنیا اور دنیا والوں کی بھلائی تھی۔ کوئی عبادت سکھانے کو ہوا کوئی غرور مٹانے کو کوئی وید لانے کو کوئی دوائیں بتانے کو۔ کوئی دیت یعنی شریر دیووں کو مارنے کے لیے کوئی جابر ظالم بادشاہوں سے مخلوق خدا کو رہائی دلانے کے لیے وغیرہ وغیرہ۔

اگر آپ ان کتابوں کو دیکھیں گے جن میں کہ مفصل حالات انبیا، پیغمبران اور رسولوں کے تحریر ہیں جیسے قصص الانبیا تو

لے آئے اور نمرود کا غرور ٹھنڈا ہوا۔

(۵) حضرت عیسیٰؑ ۔ آپ اُس وقت اس دنیا میں تشریف لائے تھے جب کہ لوگوں میں فلسفہ اور سائنس کا بہت چرچا تھا اُن کے مقابلہ میں آپ کو یہ معجزہ عطا ہوا تھا کہ آپ مٹی کا جانور بناتے تھے اور اُس میں پھونک مار دیتے تھے جس سے وہ مٹی کا پرندجانور کی اصلی حالت اختیار کر کے اُڑ جاتا تھا۔ کوڑھی اور مادرزاد اندھے کو ہاتھ سے چھوکر اچھا کر دیتے تھے اور مُردے کو ٹھوکر مار کر حکمِ خدا سے زندہ کر دیا کرتے تھے۔

جانور جو معجزہ کی شکل میں خلق کیے گئے اُن میں سے چند کے نام تحریر کرتا ہوں :-

(۱) حضرت صالح پیغمبر کی اونٹنی ۔ جناب صالح اپنی قوم کی ہدایت کے لیے مبعوث ہوئے اُن کی قوم نے کہا کہ جب تک کوئی کھُلا معجزہ آپ نہ لائیں ہم آپ پر ایمان نہ لائیں گے۔ آپ نے فرمایا تم لوگ کون سا معجزہ چاہتے ہو اُنھوں نے جواب دیا کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو پہاڑ ہمارے سامنے ہے وہ پھٹ جائے اور اُس میں سے ایک اونٹنی برآمد ہو جو اُسی وقت بچہ دے چنانچہ آپ نے دعا کی اور ویسے ہی اونٹنی برآمد ہوئی جیسی

وہ لوگ چاہتے تھے۔ وہ اونٹنی اس قدر دودھ دیتی تھی کہ اُن کی کُل قوم اُس سے سیراب ہوتی تھی۔ اُن کے تالاب کا پانی ایک روز کے لیے اُس اونٹنی کے واسطے مقرر تھا! اور اُس روز وہ لوگ اونٹنی کا دودھ پیا کرتے تھے۔ اور دوسرے روز تالاب کا پانی استعمال کرتے تھے۔ آخر کار اُنھوں نے اونٹنی کو مار ڈالا جس سے خدا کا عذاب اُن پر نازل ہوا اور وہ فنا کر دیے گئے۔

(۲) حضرت موسیٰ کا عصا۔ جو اژدہا بن جاتا تھا جس کا حال آپ پڑھ چکے ہیں۔

(۳) وہ تین فرشتے جو عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں جن کے پیر ساتویں طبقہ زمین پر ہیں اور کاندھے عرش سے لگے ہوئے ہیں جن میں ایک اونٹ کی شکل کا ہے، دوسرا کرگس یعنے گدھ کی شکل اور تیسرا گائے کی صورت کا ہے۔

(۴) وہ اژدہا جو دو ہزار سال کی راہ کے برابر لانبا ہے اور جس کے حلقہ میں تمام دنیا سے نما لیا! ایسے اژدہے کو ہندو صاحبان شیش ناگ کہتے ہیں۔

(۵) مچھلی۔ جس کی پیٹھ پر وہ گائے قرار لیے ہے جس کے

دونوں سینگوں کے درمیان زمین ٹھہری ہوئی ہے۔

بعض خاص خاص اوتاروں کا مفصل ذکر میں دوسری
کتاب میں کروں گا جس میں کہ اُن کے معجزات وغیرہ تفصیل
کے ساتھ لکھوں گا اور یہ بھی دکھاؤں گا کہ اُن کو اسلام کی
کتابوں میں کس نام سے یاد کیا جاتا ہے اور وہ بزرگ
ہستیاں کب اور کس وقت اور کن ہدایات کے لیے خدا کی
طرف سے مبعوث ہوئی تھیں۔

ان مضمونوں تک میں نے اس بات کے ثابت کرنے کی
کوشش کی ہے کہ ہندوستان میں نبی اور پیغمبر ضرور ہوئے
کتاب جو آئی وہ یہاں کی زبان میں آئی۔ اوتار جو ہوئے
وہ مخلوق خدا کی حفاظت اور ہدایت کے لیے۔ اور تین اوتاروں
کا نام بھی مفصل طور پر ظاہر کر کے ثابت کر دیا کہ وہ ایک
ہی ہستی تھی جن کو ہندو دیوتا سمجھ کر قابل تکریم و تعظیم
جانتے ہیں۔ اور مسلمان فرشتہ مان کر اُن کی عزت و وقار
کرتے ہیں اور اُن کی دشمنی یا اُن کا انکار کرنے سے وہ
حضرات خدا کے دشمن قرار دیے جاتے ہیں۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب ہندوؤں کی کتابوں سے

محمدؐ کے پیغمبر یا اوتار ہونے پر روشنی ڈالوں۔

اوپر کی سطروں میں آپ حضرات تینتیس اوتاروں کے ہونے کا حال پڑھ چکے ہیں اور چوبیسویں کلنکی اوتار کے متعلق یہ دیکھ چکے ہیں کہ وہ ہونے والا ہے۔

شری بھاگوت جس کے حوالے سے میں نے ان اوتاروں کا حال لکھا وہ حضرت آدمؑ سے ہزاروں برس قبل وجود میں آئی۔

اس متبرک کتاب کے پڑھنے سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اوتار کا لفظ اُس ہستی کے لیے استعمال ہوتا جو کسی کا نمونہ ہو۔

جو نشانیاں اور تفصیل ان کلنکی اوتار کے متعلق ان تمام کتابوں میں تحریر ہیں اُن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ اوتار ذات محمدؐ تھی۔ ایک پران خاص اسی نام کا موجود ہے جس کو کلنکی پران کہتے ہیں۔ علاوہ اس کتاب کے دوسرے مذہبی صحیفوں میں اس اوتار کا ذکر ہے اُن سب کتابوں میں درج شدہ نشانیوں سے اس ذات پاک کا پتہ چلتا ہے۔

کلنکی پران صفحہ ۵۔ اس صفحہ پر کلجگ کے اُس زمانے میں کفر اور ظلم اور بے دینی کی حالت بالکل وہی تحریر ہے جو کہ حضور ختمی مآب صلعم کے پیدا ہونے کے [illegible]

اس واقعہ اور ثبوت پر میں کوئی خاص زور اور اہمیت نہیں دیتا۔
کلنکی پُران صفحہ ۹۔ کلنکی اوتار کے پتا کا نام وشنویس ہوگا۔
وشنو کہتے ہیں اللہ کو اور یس کے معنی ہیں بندہ۔ یعنے
اللہ کا بندہ چنانچہ محمدؐ کے والد کا نام عبداللہ تھا جس کے
یہی معنی ہوئے۔
کلنکی اوتار کی ماتا کا نام سومتی تحریر ہے جس کا ترجمہ
سلامتی یا امن دینے والی ہوا۔ محمدؐ کی والدہ محترمہ کا نام
آمنہ تھا جس کے معنی امن یا سلامتی والی کے ہیں۔
یہ اوتار جس جگہ پیدا ہوگا اُس کا نام شنبھل دیپ تحریر
ہے۔ ہندوؤں کی بعض کتابوں کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے
کہ یہ حضرات اس مقام سے سنبھل ضلع مرادآباد، مراد لیتے ہیں
ضلع مرادآباد کے مقام کا نام سا یعنی سین سے ہے اور کلنکی
پُران میں اُس مقام کا نام شا یعنی شین سے مرقوم ہے۔
بعض ہندی کتابوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مکہ شریف کو
پہلے زمانہ میں مکیشر اور شنبھل دیپ کہا جاتا تھا۔
کلنکی پُران صفحہ ۱۲:۔ پر یہ تحریر ہے کہ اُس اوتار کے
تین بھائی ہوں گے جن کے نام کوئی سمت اور پیراگ ہوں گے۔

کوی ۔ اس سنسکرت کے لفظ کے معنی ہیں بہت عقل رکھنے والا ۔
چنانچہ محمدؐ کے ایک بھائی کا نام عقیل تھا جس کے معنی عقلمند کے ہیں ۔
سمت ۔ اس لفظ کے معنی ہیں بہت علم والا یا بڑا عالم ۔
چنانچہ محمدؐ کے دوسرے بھائی کا نام جعفر تھا جس کے معنی عالم
اور علم والے کے ہیں ۔
پراک ۔ اس لفظ کے معنی ہیں بڑے رتبہ یا اعلیٰ مرتبہ
والے کے ۔ محمدؐ کے تیسرے بھائی کا نام علی تھا جس کے معنی
اعلیٰ مرتبہ والے یا بڑے مرتبہ والے کے ہوئے ۔
کلنکی پران صفحہ ۱۵ ۔ اس صفحہ پر یہ مرقوم ہوا ہے کہ کلنکی
اوتار کو پرش رام اپنے آشرم یا گوپھا میں لے جائیں گے اور
اُن کو تعلیم دیں گے یعنی علم بتائیں گے ۔ پرش کہتے ہیں روح کو
اور رام کہتے ہیں اللہ کو جس کے معنی اللہ کی روح ہوئے ۔ جبرئیلؑ
جو فرشتہ خاص ہیں اور جو انبیا اور رسول وغیرہ پہ خدا کی طرف
سے وحی اور کتاب لاتے ہیں اُن کا نام روح اللہ اور روح القدس
ہے ۔ چنانچہ تمام کتب اسلام اُٹھا کر دیکھ لیجیے تو آپ کو یہی ملے گا
"کہ روح اللہ نے حضرت محمدؐ کو غار حرا یعنی حرا نامی پہاڑ کی کھوہ
میں لے جا کر اُن کو علم الٰہی سپرد کیے اور ظاہر کیے ۔

کلنکی پُران صفحہ ۱۸ ۔ شیو جی نے کلنکی کو ایک گھوڑا دیا جس کی بہت تعریف کی ۔ شری مد بھاگوت جو ہندی بھاشا میں ہے اُس میں اوتاروں ، رشیوں ، منی وغیرہ کی تصویریں بنی ہوئی ہیں اُس میں رام چندر جی کی تصویر میں اُن کے ہاتھ میں دھنش یعنی کمان ہے ۔ سری کرشن جی کی تصویر میں کنس کا سر اور سُدرشن چکر اُن کے ہاتھ میں بنا ہوا ہے ۔ اسی طرح کلنکی اوتار کو ایک گھوڑے پر سوار دکھایا ہے اور اُس گھوڑے میں دو پر بھی بنے ہوئے ہیں ۔ محمدؐ کے لیے پرشرام یعنی جبرئیلؑ جنّت سے ایک گھوڑا لے کر اُن حضرت کی خدمت میں شب معراج حاضر حاضر ہوئے تھے جس کو بُراق کہا جاتا ہے ۔ اُس گھوڑے کے دو پر زبرجد یعنی پنّے کے تھے ۔ اُسی کی شبیہ اور نقل مسلمان محرم میں بنا کر نکالا کرتے ہیں ۔

دوسری مثال گھوڑے کی یہ ہے کہ محمدؐ کے پاس ایک خاص گھوڑا تھا جس کی بہت تعریف اسلامی کتابوں میں تحریر ہے یہی گھوڑا حضرت امام حسینؑ کی سواری میں عاشورہ کے دن کربلا میں تھا جس نے انسان سے بڑھ کر عجیب و غریب باتیں کی تھیں ۔ امام حسینؑ کی شہادت کے بعد گھوڑے نے اپنا مُنھ

حضرت کے خون سے تر کیا اور خیمہ حرم پر آکر عورتوں اور بچوں کو
امام مظلوم کی شہادت کی خبر دی اور اس کے بعد غائب ہو گیا
جس کی شبیہ مسلمان اور خاص کر شیعہ صاحبان نکالا کرتے ہیں۔
صفحہ ۱۸۔ شیو جی نے ایک بکرال تلوار کلنکی کو دے کر کہا
کہ اس کو لو یہ آتی پر بھاؤ والی ہے۔ بکرال کے معنی ہیں ہر
خوبی والی یا غضب کی۔ آتی پر بھاؤ کے معنی ہیں تعجب خیز
صفت رکھنے والی۔

محمدؐ کے واسطے جبرئیلؑ آسمان سے ایک تلوار لاکر حضور
کو دے گئے تھے اور جو محمدؐ نے حضرت علیؑ کو دے دی تھی
جس کا نام اسلامی کتابوں میں ذوالفقار تحریر ہے جس میں عجیب
و غریب صفت تھی اور جس کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ اس تلوار
کی طرح کی کوئی سیف نہیں ہو سکتی۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہی عربی اور سنسکرت کا فرق
کیسی کیسی غلط فہمیوں میں ہم سب کو ڈالے ہوئے ہے اگر یہ
فرق نہ ہوتا تو ہر نیک اور خاص بندہ خدا کا جو ہندوستان میں
آیا اور جو عربستان میں اس کی طرف سے بھیجا ہوا آیا ان سب کو
دونوں فرقے اچھی طرح پہچانتے اور مانتے باعزت کرتے

ہوتے اور یہ اختلافات آپس میں پیدا نہ ہوتے۔

ہندو مذہب کی متعدد کتابوں میں اور بہت سی نشانیاں اور پتے اس کلنکی اوتار کے تحریر ہیں جو سب قریب قریب محمدؐ کے واقعات اور حالات سے ملتے ہیں۔ حتّٰی کہ اُن حضرت کا نام تک بعض اشلوکوں میں تحریر ہے۔ اس کتاب کے مقصد کے لیے میں اسی قدر نشانیاں کافی خیال کرتا ہوں آئندہ جب میں اور اوتاروں کا حال پوری تفصیل کے ساتھ تحریر کروں گا تو اُس وقت اُس ذات کے متعلق اور جو باتیں مرقوم ہیں وضاحت کے ساتھ تحریر کر دوں گا تاکہ دونوں فرقے اپنی اپنی کتابوں میں تحریر شدہ باتوں کو دیکھ کر ہر نیک اور پاک ہستی کو پہچان لیں اور اُس کو بجائے غیر کے اپنا ہی سمجھنے لگیں اور جو غلط فہمی ناواقفیت کی وجہ سے پیدا ہے وہ دُور ہو جائے اور مذہبی مخالفت غائب ہو۔

اُصُولِ دِین یعنی دھرم اور مذہب کی جڑ

یہ وہ اصول ہیں جن کو فنڈامنٹلس یا مذہب کی جان کہتے ہیں۔

اسلام میں دین کے اصول یا جڑ پانچ ہیں۔

اوّل توحید۔ یعنی خدا ایک ہے اور اُس کا کوئی ہمسر نہیں۔

دوسرے عدل یعنی خدا انصاف کرنے والا ہے اور ظالم نہیں ہے۔

تیسرے نبوّت۔ یعنی خدا کی طرف سے نیکی اور ہدایت کا پیغام اور خبر لانے والا۔

چوتھے امامت۔ یعنی رسول اور نبی کا نائب۔

پانچویں قیامت۔ یعنی جزا اور سزا کا دن۔

اسلام کے بعض فرقے مندرجہ بالا اصول میں سے محض تین باتیں اصول دین مانتے ہیں یعنی توحید، رسالت، قیامت اور بعض پانچوں کو دین کی اصل قرار دیتے ہیں۔

چونکہ امامت شاخ اور جزو ہے رسالت کی اس لیے اس مسئلہ پر زائد روشنی ڈالنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔

بقیہ چاروں اصول اُسی طور اور اُسی اعتقاد اور اُسی شرح کے ساتھ ہندو دھرم میں مانے اور یقین کیے جاتے ہیں جس طرح

کہ اسلام ہیں جن کو میں دونوں مذہبوں کی خاص کتاب یعنی وید اور قرآن سے منتخب کر کے اس باب میں تحریر کر رہا ہوں جس سے آپ حضرات کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ ان دونوں مذہبوں کے اعتقادات و ہدایات کس حد تک ایک سے ہیں۔ اس کے پڑھنے کے بعد آپ کو اختیار ہے کہ جو فیصلہ آپ کرنا چاہیں اپنے دل سے کر لیں۔

سب سے پہلے میں اس مسئلہ کو بیان کرتا ہوں کہ جو سب باتوں کا خزانہ ہے اور جس کے لیے تمام دنیا پیدا کی گئی۔ پیغمبر، اوتار، فرشتے، نبی وغیرہ اس کی تعلیم کے لیے خلق کیے گئے اور دنیا والوں کے پاس بھیجے گئے۔ اسی کے سلسلے میں خدا کا عادل ہونا اور قیامت کا آنا بھی صاف طور سے واضح اور ثابت ہو جائے گا۔

توحید

یعنی خدا ایک ہے اور وہی اصل سبب اور خالق کل آسمان و زمین وغیرہ کا ہے۔ یہی وہ خاص مسئلہ ہے جس کے بتانے اور سمجھانے کے لیے ہزاروں پیغمبر اور رسول و نبی بھیجے گئے یہی وہ نازک اور اہم اعتقاد ہے جس کے قائم کرنے کے لیے دیوتا

اور اوتار وغیرہ اس عالم میں پیدا ہوئے۔

سب سے پہلا جملہ یا کلمہ یا شبد جو مسلمانوں کے لحاظ سے عرش پر لکھا گیا اور جو سب سے پہلی شرط مسلمان ہونے کی ہے وہ یہ ہے کہ سوائے اللہ کے کوئی دوسرا معبود نہیں ہے جس کی عربی عبارت یہ ہے (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) یعنی نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ اس کلمہ کے متعلق سیکڑوں حدیثیں بیان فرمائی گئی ہیں جن کا لکھنا طوالت سے خالی نہیں ہے۔ صرف تین حدیثوں کا ترجمہ تحریر کیے دیتا ہوں۔

(۱) جس نے لَآ اِلٰہَ کہا وہ مُسلم ہے۔

(۲) جس نے لَآ اِلٰہَ کہا وہ جنّت میں داخل ہوگا۔

(۳) (خداوند عالم نے فرمایا) لَآ اِلٰہَ میرا قلعہ ہے اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوگیا وہ میرے عذاب سے امن میں آگیا۔

علاوہ ان حدیثوں کے خود قرآن مجید کی حسب ذیل آیت اس بات کو صاف اور واضح کر دیتی ہے کہ تمام پیغمبران وغیرہ کو اس کلمہ کی تلقین کی ہدایت ہوئی اور وحی بھیجی گئی۔

پارہ ۱۲: رکوع ۲ ۱۔ اور ہم نے تم سے پہلے ایک رسول بھی ایسا نہیں بھیجا کہ اُس کی طرف ہم یہ وحی نہ کرتے رہے ہوں کہ

"میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے"۔ پس تم میری ہی عبادت کیا کرو۔
اب اس کے مقابلہ میں سنسکرت میں تعلیم کیا ہوا کلمہ یا شبد ملاحظہ فرمائیے :۔
(ایکو برھمو۔ دو دیتو ناست) یعنی برھم[1] (خدا) ایک ہے دوسرا نہیں ہے۔
آیت قرآن اور مندرجہ بالا حدیثوں اور عربی اور سنسکرت کے کلمے یا عبارت کو دیکھنے کے بعد مسلمان صاحبان خود فیصلہ فرمائیں کہ جن کا جن کا یہ اعتقاد ہو کہ برھم یعنی خدا ایک ہے دوسرا نہیں وہ مسلم کہے جائیں گے یا نہیں اور وہ خدا کے قلعہ اور پناہ میں آجاتے ہیں یا نہیں۔ اور اُن کے لیے جنّت کی خوشخبری ہے یا نہیں۔ نیز ہندو حضرات بھی اس خاص کلمہ کو بالکل ایک دیکھ کر اپنی رائے بدلنے پر مجبور ہوں گے یا نہیں کہ مسلمان راکشس ہیں۔
علاوہ مندرجہ بالا کلمہ اور شبد کے وید توحید کو۔ خدا کے عدل کو، قیامت کے ہونے کو اُسی طرح ثابت کرتا ہے جس طرح کہ قرآن مجید۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل صفحوں میں آپ ملاحظہ

---
[1] برہم: بزرگ۔ اکبر۔

فرمائیں گے اور ان آیتوں کے لحاظ سے جو شخص بھی خواہ عیسائی ہو یا نصرانی یالا مذہب۔ خدا اور قیامت پر ایمان لائے گا وہ بے خوف رہے گا یا نہیں۔

پارہ ۶ رکوع ۱۴:۔ بے شک جو ایمان لائے ہیں اور جو یہودی ہو گئے اور لا مذہب اور نصرانی جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا نہ اُس پر کوئی خوف طاری ہوگا اور نہ وہ رنج اُٹھائیں گے۔

پارہ ۱ رکوع ۸:۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جو یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور ستارہ پرست جو بھی اللہ اور روز قیامت پر ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے اُن کے اجر خدا کے پاس ہیں اور نہ اُن کو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

ان دونوں کتابوں کی ان باتوں کو ملاحظہ فرمانے کے بعد اپنے انصاف پسند دل سے آپ خود سوال کر کے جواب حاصل کر لیجیے گا کہ جو کچھ مَیں نے اس سے قبل عرض کیا ہے وہ سچ ہے یا نہیں۔

وید اور توحید وغیرہ

صفحہ (۱) ۔ سب ادتم (اچھے) کاموں کے پورا ہونے کے لیے منشوں یعنی (انسان) کو ایشور (خدا) کی پرارتھنا (عبادت، بندگی) کرنی چاہیے ۔

صفحہ (۱۳) ۔ جو سب سنساری (دنیاوی) چیزوں میں موجود پرمیشور ہے ۔ وہی سب انسانوں کا قابلِ عبادت دیو (قوت والا بزرگ) ہے ۔

صفحہ (۲۱) ۔ جس ایشور نے قاعدہ سے خلا میں زمین اور زمین کے مقابل چاند اور اُن کے مقابل ستارے اور سب کے بیچ میں سورج اور ان سب میں طرح طرح کی خلقت بنا کر قائم کی ہے وہی پرمیشور سب کی عبادت کے لائق ہے ۔

صفحہ (۳۵) ۔ جو سب چیزوں میں موجود ہونے سے سب چیزوں کا قائم رکھنے والا اور عالموں سے تعظیم کے قابل ایشور ہے ۔ اُس کی سب انسانوں کو محبت کے ساتھ روزانہ عبادت کرنی چاہیے جو انسان اُس کی فرمانبرداری روزانہ کرتے ہیں وہی پیارے آرام کو پہونچتے ہیں ۔

صفحہ (۳۷) ۔ انسانوں کو جو حاضر اور غائب سب طرح سے

قرآن اور توحید وغیرہ

پارہ ۲۴ : رکوع ۱۱ :- اور تمھارے پروردگار نے فرمایا کہ تم مجھ سے دعا مانگو (جو تمھارے نفع کی ہوگی) میں ضرور قبول کر لیا کروں گا۔

پارہ ۲۰ : رکوع ۲۰ :- وہ کون ہے جو مضطر کی دعا قبول کر لیتا ہے اور اُس کی پریشانی دُور کر دیتا ہے۔

پارہ ۵ : رکوع ۱ :- اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔

پارہ ۵ : رکوع ۱۲ :- اور جو کچھ عمل وہ کرتے ہیں خدا اُن سب کو گھیرے ہوئے ہے۔

پارہ ۷ : رکوع ۱۸ :- خدا ہی کے لیے صبح کی پو پھٹی اور اُسی نے آرام کے لیے رات مقرر کی اور حساب کے لیے سُورج اور چاند بنائے اور اُسی نے تمھارے واسطے ستارے پیدا کیے تاکہ تم اُن سے راہ معلوم کر لو وہ پاک اور پاکیزہ اور برتر سارے جہان اور زمین کا مُوجد وہی اللہ تمھارا پروردگار ہے۔

پارہ ۵ : رکوع ۱۴ :- اور اللہ سے بخشش مانگو بے شک اللہ بڑا بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

حفاظت کرنے اور اچھا جسم دینے اور نیک کام کرانے اور اعلےٰ علم اور عمدہ غذا دینے والا جگدیشور (دنیا کا خالق) ہے اُس کی یاد ہر وقت کرنی چاہیے۔

جو پرمیشور نے یہ آگ اور سورج اور بجلی ظاہر کیے ہیں وہ اچھی طرح سے علم سے مدد لینے میں سب طرح سے حفاظت اور پاک غذاؤں کا ذریعہ ہیں۔

صفحہ (۳۹)۔ جو ایشور کے حکم کی تعمیل کرتا ہے وہ آراموں کا مجمع ہونے کے لائق ہے اور جو چھوڑتا ہے وہ رائشش (کافر) ہو جاتا ہے۔

انسانوں کو ایشور سے ڈر کر ادھرم (گناہ) کرنے کی خواہش کبھی نہیں کرنی چاہیے جب انسان پرماتما (خدا) کو جانتا ہے تب سامنے اور جب نہیں جانتا تب دُور ہے۔

صفحہ (۵۶)۔ انسانوں کو ایسا جاننا چاہیے کہ پرمیشر کے سوا ہماری حفاظت کرنے والا یا سب آراموں کے اسباب دینے والا اور کوئی نہیں ہے کیونکہ وہی خود مختاری سے ہر جگہ ٹھہر رہا ہے۔

صفحہ (۵۹)۔ انسانوں کو بہت ضروری ہے کہ اس دنیا کے پیدا کرنے والے سب سے پاک سب گناہوں کے برباد کرنے والے

پارہ ۷ : رکوع ۷ :- سب تعریف اور تعظیم اُس خدا کے لیے ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیریوں کو اور روشنیوں کو مُقرّر فرمایا۔

پارہ ۱۵ : رکوع ۱۲ :- جو شخص خدا کے لیے اپنی ذات کو آمادۂ اطاعت کرے اور نیکوکار بھی ہو اُس کا اجر خدا کے ذِمّہ ہے۔

پارہ ۳ : رکوع ۲ :- خدا ہی وہ ہے کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے سارے جہان کا سنبھالنے والا ہے نہ اُس کو نیند آتی ہے اور نہ وہ اُونگھتا ہے۔

پارہ ۲۳ : رکوع ۴ :- اور وہ اللہ ہر مخلوق کے حال سے واقف ہے جس نے تمھارے لیے ہرے درخت سے آگ پیدا کر دی کہ اب تم اسی سے سُلگاتے رہو۔

پارہ ۱۳ : رکوع ۸ :- وہ وہی ہے جو ڈرانے کے لیے اور لالچ دلانے کے لیے تم کو بجلی کی چمک دکھلاتا ہے اور گھنگھور گھٹائیں پیدا کرتا ہے۔

پارہ ۶ : رکوع ۱۵ :- یقیناً وہ لوگ کافر ہوگئے جنھوں نے یہ کہہ دیا کہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے حالانکہ سوائے معبود یکتا کے

اور نہایت پاکیزہ پرمیشور کی تعریف اور عبادت کر اُس سے درخواست کریں۔

صفحہ (۹۲)۔ منشوں کو سب جگت کے ہت کرتا (شفقت کرنے والے) جگدیشور کے گن گان کرنے چاہییں اور کسی کے نہیں۔

صفحہ (۹۳)۔ انسان کو سب دنیا کے پیدا کرنے والے غیر مجسم حاضر اور ناظر قادر مطلق پرمیشور کی مدارات کرنی چاہیے۔

صفحہ (۹۴)۔ انسانوں کو پرم ایشور کے گیان بغیر "سچا آرام" اور بغیر بجلی وغیرہ کے علم اور بنا ترکیبوں کے عامل بنے "دنیاوی" آرام نہیں مل سکتا۔

صفحہ (۹۷)۔ سب انسانوں کو لازم ہے کہ جس بیاپک (ہر جگہ موجود) پرمیشور نے بہت تتو وغیرہ یعنی سورج، زمین، خلد، ہوا، آگ، پانی وغیرہ چیزیں یا ان میں رہنے والی دوا وغیرہ یا انسانوں کو بنا اور قائم کر سب روحوں کو آرام دیا ہے اُس کی عبادت کریں۔

صفحہ (۹۸)۔ اس دنیا کا پرمیشر ہی بنانے والا اور قائم کرنے والا سب سے بڑا دیو ہے (قوت والا) ایسا جان کر سب انسان اپنی درخواست اُسی سے کریں۔ جس کسی پرش (آدمی) کو پرمیشور کے

کوئی معبود نہیں۔

پارہ ۲ : رکوع ۷ :۔ اور جس وقت میرے بندے تم سے میری بابت دریافت کریں تو کہہ دو کہ میں اُن سے قریب ہوں۔ دُعا کرنے والے کی دعا جس وقت بھی وہ مجھ سے دعا کرے قبول کر لیتا ہوں پس اُن کو لازم ہے کہ میرے احکام قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ راہِ راست پا جائیں۔

پارہ ۱۵ : رکوع ۱۶ :۔ تم کہہ دو کہ آسمانوں کی اور زمین کی پوشیدہ باتیں اُسی کے لیے ہیں۔ وہ کیسا دیکھنے والا اور سُننے والا ہے اس کے سوا ان کا کوئی کارساز نہیں ہے۔

پارہ ۲۵ : رکوع ۱۳ :۔ اور وہ خدا وہی ہے جو آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی معبود ہے اور وہی حکمت والا اور جاننے والا ہے۔

پارہ ۲۸ : رکوع ۶ :۔ وہ اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، چھپی اور کھُلی کا جاننے والا بادشاہ ہے پاکیزہ ہے صاحبِ سلامتی ہے۔ امان عطا فرمانے والا۔ حفاظت کرنے والا ہے۔ زبردست حکم چلانے والا۔ سب سے بڑا پیدا کرنے والا۔ صورت عطا فرمانے والا۔ کل اچھے اچھے نام اُسی کے ہیں۔

جاننے کی خواہش ہو وہ یوگ ابھیاس کر (خواہشات نفسانی کو قابو میں کر کے) اپنے آتما (روح نفس) میں اسے دیکھ سکتا ہے اس کے خلاف نہیں۔

صفحہ (۱۸۱)۔ اے منشیو جو جگت میں بیاپت (موجود) سب کے لیے ماں باپ کی طرح موجود ڈشٹوں (شریر گناہگار) کا ڈنڈ داتا (سزا دینے والا) عبادت کا نتیجہ ہے۔ اسی جگدیشور کی عبادت کرو۔ اس طریقہ سے تمھاری سب خواہشیں ضرور پوری ہوں گی۔

صفحہ (۱۸۳)۔ سب منشوں کو مناسب ہے کہ سب جگہ بیاپک اور جیوں کے شدھ کرتا (پاک کرنے والا) برھم (بزرگ اکبر) پرماتما ہی کی اُوپاسنا (عبادت) کریں کیونکہ بغیر اُس کی اوپاسنا کے کسی کو دھرم (ایمان) ارتھ (دولت) کام (خواہش نیک) موکش (نجات) سے ہونے والا پورا سکھ کبھی نہیں ملتا۔

جو منش اپنے ہردے (دل) میں ایشور کی اُوپاسنا کرتے ہیں وہی سُندر جیووں کے سکھوں کو بھوگتے ہیں کوئی پورش بنا ایشور کے سہارے بل اور پراکرم (کام کرنے کی طاقت و ہمت) حاصل نہیں کر سکتا۔

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ اُسی کی تسبیح کرتا ہے
اور وہی زبردست اور حکمت والا ہے۔

پارہ ۲: رکوع ۴:۔ تمہارا معبود یکتا خدا ہے اس کے سوا
کوئی معبود نہیں جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے۔ بے شک
آسمان و زمین کی پیدائش اور رات و دن کے ردّ و بدل میں اور
کشتیوں میں جو لوگوں کی نفع کی چیزیں دریا میں لے کر چلتی ہیں
اور پانی بھی جو خدا نے آسمان سے برسایا، پھر اس زمین کو
مُردہ ہونے کے بعد جلا دیا اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلا دیے
اور ہواؤں کے چلانے میں اور ابر میں جو آسمان و زمین کے
درمیان گھرا رہتا ہے، عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

پارہ ۱۳: رکوع ۷:۔ خدا وہی تو ہے جس نے آسمانوں کو
بغیر ایسے ستونوں کے جن کو تم دیکھتے ہو بلند کیا اور سورج اور
چاند کو تابعدار بنایا کہ ہر ایک وقت مقررہ پہ چلا کرتا ہے وہی
ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے۔ اُسی نے دریا اور پہاڑ بنائے
اور ہر طرح کے میووں کی دو قسمیں پیدا کیں اور کھیتی اور کھجوروں
کے درخت اور انگور کے باغ وغیرہ پیدا کیے۔

پارہ ۱۶: رکوع ۱۰:۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

صفحہ (۲۴۳) ۔ جس برہمہ کے گیان کے لیے ظاہر اور غائب سب لوگ مثال ہیں جو سب جگیہ دِیا پت (موجود) ہو سب کو مدد دیتا ہے اور سب کو ظاہر کرتا ہے اور عمدہ قاعدہ سے اپنی اپنی حد میں سب لوگوں کو مصروف بنائے رکھتا ہے ۔ وہی انتھر یامی (دل کے راز کو جاننے والا) پرماتما سب منشوں کو ہمیشہ اُدپاسنا کے لائق ہے اُس کے سوائے کوئی چیز عبادت کے لائق نہیں ۔ اے منشیو! موجودہ جگت کے بننے سے پہلے پرمیشور ہی موجود تھا جس نے سب جگت کو رچا اور آخیر میں پرلے (قیامت) کرتا ہے اُسی پرماتما کو اوپاسنا کے لائق مانو ۔

صفحہ (۲۵۵) ۔ اے منشیو! جگدیشور کو جو پرتھوی (زمین) وغیرہ دِبیہ (پاک) پدارتھوں (اشیار) میں تعجب انگیز شکل سے فوج کی طرح کرن دھاری (نور کی چھوٹ) اور ظاہری آگن (کام یا فعل) کے دکھلانے والے سورج کی طرح اُودے (نمایاں) ہو رہا ہے اور سورج کی طرح چیتن (جو کبھی غافل نہ ہو) اور جڑ جگت میں تمام عالم میں انتریامی (سب میں موجود) ہو اور روشن اور غیر روشن خلقت میں اچھی طرح سے بیاپت (جلوہ فرما) ہو رہا ہے ۔ اُس جگت کرتا (دنیا کو خلق کرنے والے) پالن کرتا

زمین میں ہے اور جو کچھ دونوں کے بیچ میں ہے (خلا) اور جو کچھ
زمین کے نیچے ہے اُسی کا ہے۔ اور اگر تم پکار کر بات کرو یا آہستہ
بات کرو تو وہ یقیناً بھید اور اُس سے زیادہ پوشیدہ چیز کو
جانتا ہے۔

پارہ ۷: رکوع ۱۹:۔ آنکھیں اُس کو نہیں دیکھ پاتیں اور وہ
بینائیوں کو دیکھتا ہے اور وہ بہت باریک بیں اور خبردار ہے۔

پارہ ۲۷: رکوع ۷:۔ جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے اور
جو اُس سے نکلتی ہے اور جو چیز آسمان سے نازل ہوتی ہے اور
جو اُس کی طرف چڑھتی ہے اُس کو معلوم ہے اور تم جہاں کہیں ہو
وہ تمہارے ساتھ ساتھ ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اُس کو
دیکھ رہا ہے۔

پارہ ۴: رکوع ۸:۔ اور جب تم کسی بات کا پختہ ارادہ کر لو تو
اُس وقت اللہ پر بھروسہ کرو۔ یقیناً اللہ بھروسہ کرنے والوں کو
دوست رکھتا ہے۔ اگر اللہ تمہاری مدد کرے گا تو کوئی تم پر غلبہ
نہ پاوے گا اور اگر وہ تم کو چھوڑ دے گا تو وہ کون ہے جو اُس کے
خلاف تمہاری مدد کرے گا اور مومنوں کو لازم ہے کہ اللہ ہی پر
بھروسہ کریں۔

(پرورش کرنے والے) پرلے کرتا (فنا کرنے والے) بیاپک برہمہ
کی بلاناغہ اوپاسنا کیا کرو۔
صفحہ (۲۶۹)۔ اس سنسار میں گن (صفات) والی چیزیں۔ بے نظیر
گن۔ کرم (اعمال) اور سبھاؤ (مجموعہ صفات و کمالات) رکھنے
سے دیوتا (فرشتہ نمونہ خداوندی) کہلاتی ہیں۔ جو دیوں کا دیوتا
ہونے سے مہادیو (سب سے زیادہ قوت والا غلبہ والا) سب کا
دھارک (اوّل ذریعہ خالق) رچیک (پیدا کرنے والا) رکشک
(پرورش کرنے والا) اور سب کے حالات سے واقف اور پرلے کرتا
(فنا کرنے والا۔ قیامت والا) سروشکتمان (قادر مطلق) دیالو
(رحیم) نیائے کاری (عادل) پیدائش سے الگ سب کے سردار
پرماتما کو سب منش جانیں۔
صفحہ (۳۱۹)۔ منشیو تم لوگ سب سنسار کے ورشٹا (خالق) ہر
طرح کے سب کے اوپدیشک (نصیحت کنندہ) سب طرح سے
اتیشت بلوان (بہت ہی قوت والا) اور پراکرمی (جس میں بہادری
کے ساتھ قوت ہو اُس کو استعمال کرنے کی ہمت اور زور رکھتا
ہو) اور سروبیاپتی والے پرمیشور کو جس کے برابر کوئی نہیں اور
جس کو مدد کی ضرورت بھی نہیں۔ خود بخود روشن ترکیبوں سے

پارہ ۹ : رکوع ۱۴ :۔ بے شک جو لوگ تمہارے پروردگار سے قربت رکھتے ہیں وہ اُس کی عبادت کرنے سے انکار نہیں کرتے اور اُس کی پاکیزگی بیان کرتے رہتے ہیں۔ اور اُسی کو سجدہ کرتے رہتے ہیں۔

پارہ ۳۰ : رکوع ۱۲ :۔ اپنے عالی شان پروردگار کے نام کی تسبیح کر جس نے پیدا کیا۔ پھر درست کیا۔ اور جس نے اندازہ مقرر کیا۔ اور پھر ہدایت کی۔

پارہ ۱۵ : رکوع ۱۲ :۔ اور یہ کہو کہ سب تعریف اسی اللہ کے لئے زیبا ہے جس کا شریک اُس کی سلطنت میں کوئی نہیں ہے اور نہ وہ عاجز ہے کہ اُس کا کوئی مددگار ہو۔ اور تم اُس کی بزرگی بیان کرتے رہا کرو۔

پارہ ۱۷ : رکوع ۷ :۔ بے شک وہ بلند آواز کی بات کو جانتا ہے اور جس کو تم چھپاتے ہو اُس کو جانتا ہے۔

پارہ ۲۱ : رکوع ۱۵ :۔ اور جس دن قیامت برپا ہوگی اُس دن گنہگار لوگ نا اُمید ہو کر رہ جائیں گے۔ پھر جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے کام کیے تو باغ بہشت میں نہال کر دیے جائیں گے۔

بذریعہ ذرّوں کے سورج اور زمین کو کام کے قابل ظاہر کرتا ہے
اور بے اندازہ بل (قوت) پراکرم سے سب جگت میں موجود ہے
ہر طرح سے اُسی کو اپنا رکشک اور اُوپاسدیو (لایق عبادت
بزرگ) جانو۔

صفحہ (۳۲۱)۔ اے منشیو! تمام جگت کا بنانا اُس کا معمولی کام
ہے جو طرح طرح کے وگیان (ہنر صفات) سے بھرپور اور سب
چیزوں میں موجود ہے۔ سب کا دھرتا۔ پالن کرتا اور رچنے والا
ہے۔ اور پوری طور سے سب کو دیکھتا اور سب سے اُتم ہے
جس کے مقابل دوسرا نہیں بتلایا جاتا اُس پرمیشور کی تم لوگ
اُوپاسنا کرو۔

صفحہ (۳۲۲)۔ اے منشیو! جو اس صورت سے پرے (دُور)
اور نہایت اُوتم پرتھوی وغیرہ لوکوں سے (عالم زمین) پرے
موجود ہے نظیر، روشن اور غیر روشن اور خطرناک خلقت سے
بھی پرے ہے جس کو پہلے پُورن (کامل) وِدوان (عقلمند)
لوگ اچھّی طرح گیان (عقل) کی آنکھ سے دیکھ چکے ہیں وہ
برھم ہے۔ منشیوں کو چاہیے کہ جو جگت کا سہارا یوگیوں کو
حاصل ہونے لایق انتریامی آپ اپنا سہارا سب میں موجود ہے

پارہ ۲۱، رکوع ۳ :- اور جو ہمارے بارہ میں کوشش کریں گے ہم ضرور بالضرور اُن کو اپنا راستہ دِکھلا دیں گے اور اللہ ضرور نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

پارہ ۲۲، رکوع ۱۲ :- تم کہہ دو کہ میرا پروردگار غیب کا جاننے والا حق کو دل میں ڈال دیتا ہے۔

پارہ ۲۲، رکوع ۱۳ :- جو رحمت خدائے تعالیٰ آدمیوں کے لیے کھول دیتا ہے اُس کا کوئی روکنے والا نہیں۔ اور جو کچھ وہ روک لیتا ہے پھر اُس کے بعد اُس کا کوئی بھیجنے والا نہیں ہے۔ وہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے۔ اور یقیناً ہم نے ہی انسان کو پیدا کیا اور جو کچھ اُس کا نفس اُس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے اُسے بھی ہم خوب جانتے ہیں۔

پارہ ۲۶، رکوع ۱۶ :- اور ہم اُس کی شہ رگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

پارہ ۲۱ : رکوع ۵ :- اور جن لوگوں نے کفر (انکار) اختیار کیا اور ہماری آیتوں (نشانیوں) اور آخرت کی حضوری کو جھٹلایا تو یہ لوگ عذاب میں گرفتار کیے جائیں گے۔

پارہ ۲۶ : رکوع ۱۴ :- یقیناً خدا کے نزدیک تم سے زیادہ

اُسی کی سیوا سب لوگ کریں۔"

صفحہ (۳۲۳)۔ چو پُرش۔ برھمہ چریہ (رہبانیت وغیرہ) بَرَت (روزہ) اچار (چال چلن) ودیا (علم) یوگ ابھیاس (مراقبہ) دھرم کے عمل ست سنگ اور پرشارتھ (رفاہ عام) سے علیحدہ ہوئے وہ اگیان (نافہمی) کے اندھیرے میں دبا ہے وہ برھم کو نہیں جان سکتا۔ جو برھمہ جیووں سے الگ۔ انتریامی۔ سب کا نیم (قاعدہ) میں رکھنے والا۔ اور سرب دیاپک ہے اُس کے جاننے کو پوترا تما ہی قابل ہوتے ہیں اور نہیں۔ جو سبھوں میں موجود ہونے پر بھی دُور رہتا ہے۔

جو کوئی دو دان ہونے سے ہوا بجلی۔ آکاش کی حد جاننا چاہے تو نہیں جان سکتا کیونکہ اُن کا اصل سبب حاصل نہیں ہوتا۔ تو جس برھمہ میں یہ آکاش وغیرہ چیزیں بیاپ رہی ہیں بھلا اُس کی انتہا جاننے کے قابل کون ہو سکتا ہے۔

معزز وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک
اللہ صاحب علم اور صاحب خبر ہے۔

پارہ ۲۷ : رکوع ۱۷۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت
اُسی کی ہے۔ وہی جلاتا ہے۔ وہی مارتا ہے۔ اور وہی ہر چیز
پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔ وہی اول اور وہی آخر۔ اور
وہی غالب ہے۔ وہی ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

سورۂ فاتحہ شروع قرآن۔ سب طرح کی تعریف اللہ کے لیے
ہے جو تمام عالم کا پالنے والا اور بہت مہربان و رحم کرنے والا ہے
قیامت کے دن کا مالک ہے۔

پارہ ۳۰ : رکوع ۳۷۔ اے رسول کہہ دو کہ اللہ یکتا ہے۔
بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اُس کے کوئی اولاد ہے
اور نہ اُس کا کوئی ہمسر اور مثل ہے۔

پارہ ۲۸ : رکوع ۲۔ کیا تم اتنا نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ
آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو جانتا ہے۔ کسی
راز میں تین نہیں ہوتے کہ وہ خدا اُن کا چوتھا نہ ہو اور نہ اس سے
کم ہوتے اور نہ اس سے زیادہ۔ مگر جہاں کہیں وہ ہوں وہ اُن کے
پاس ہوتا ہے۔

پارہ ۱: رکوع ۲ :- بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے ۔ سارے لوگو تم اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور اُن لوگوں کو جو تم سے پہلے تھے پیدا کیا ۔ عجب نہیں کہ تم پرہیزگار بن جاؤ ۔

پارہ ۱: رکوع ۱۱۳ :- اور خدا جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے لیے منتخب کر لیتا ہے اور خدا بڑا فضل کرنے والا ہے ۔

پارہ ۱: رکوع ۲ :- وہی تو وہ خدا ہے جس نے تمہارے نفع کے لیے زمین کی کُل چیزوں کو پیدا کیا پھر آسمان کے بنانے کی طرف متوجہ ہوا تو سات آسمان ہموار بنا دیے اور وہ خدا ہر چیز سے خوب واقف ہے ۔

پارہ ۱: رکوع ۵ :- اے بنی اسرائیل میری نعمت کا ذکر کرتے رہو جس کو میں تم پر نازل کر چکا ۔

پارہ ۳: رکوع ۱ :- اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ جو زندہ ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے ۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اُسی کا ہے ۔ وہ لوگوں کے گزشتہ اور آئندہ کا حال جانتا ہے ۔ اور لوگ اُس کے علم کو کسی طرح احاطہ نہیں کر سکتے اور وہ بلند مرتبہ اور صاحب عظمت ہے ۔

پارہ ۱: رکوع ۱ :- سب طرح کی تعریف اللہ کے لیے سزاوار ہے

جو سارے جہان کا پالنے والا۔ بڑا مہربان رحم والا۔ قیامت کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔

پارہ ۷: رکوع ۱۹:۔ وہی اللہ تمہارا پروردگار ہے۔ اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے تم اُسی کی عبادت کرو اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے۔ اُس کو آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں اور وہ نظروں کو خوب دیکھتا ہے۔

اسماء الٰہی — ایشور کے نام

جس طرح مسلمانوں میں خداوند عالم کے ۹۹ نام مشہور ہیں اُسی طریقہ پر سنسکرت اور ہندی کی کتابوں میں اس ذات واحد کے نام مرقوم ہیں۔ فرق وہی عربی و سنسکرت کا ہے لیکن جب اُسی مالک و مختار کائنات کے نام سنسکرت میں لیے جاتے ہیں تو مسلمان حضرات اُس پر کوئی توجہ نہیں کرتے اور جب اُسی خالق اور رازق اور پرورش کرنے والے کو

عربی زبان میں پکارا جاتا ہے تو ہندو صاحبان اُس طرف توجہ نہیں کرتے۔ مثال کے طور پر چند نام خدا وند عالم کے تحریر کرتا ہوں تاکہ دونوں حضرات آئندہ احتیاط سے کام لیں۔

محض زبان کی ناواقفیت کی وجہ سے یہ غلطی اور لاپرواہی پیدا ہے۔ ورنہ اگر دونوں فرقے عربی اور سنسکرت کی زبان جانتے ہوتے تو یہ بھول کبھی نہ پیدا ہوتی۔ چونکہ ہندو اور مسلمان دونوں انگریزی زبان سے واقف ہیں اس لیے جب کوئی ایسا جملہ انگریزی میں کہا جاتا ہے جو خدا کی قدرت اور حکومت اور وحدانیت وغیرہ کو بتاتا ہو تو ہر دو فریق اس جملہ کو بولتے ہیں اور اُس پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر لفظ انشاء اللہ کو لے لیجیے جس کا ترجمہ انگریزی میں (GOD WILLING.) ہے، جس کو ہندو اور مسلمان دونوں استعمال کرتے ہیں، لیکن جب یہی جملہ ہندی میں کہا جاتا ہے تو مسلمان اس کا لحاظ نہیں کرتے اور جب عربی میں بیان کیا جاتا ہے تب ہندو حضرات اُس کو اپنی زبان پر جاری نہیں کرتے حالانکہ دونوں فرقوں کی کتابوں میں جگہ بجا ہے۔

پارہ ۱۵، رکوع ۱۶:- سریمد بھاگوت صفحہ (۲۱۷)

اور کسی چیز کی نسبت یہ نہ کہو کہ آدمی کو ایسا اُوچت ہے کہ

کل میں اس کو ضرور کروں گا۔ سوائے کسی کام کو ایسا نہ کہے کہ میں کروں گا

اس سے کہ یہ شرط لگا دو کہ اگر اللہ سب بات میں ایسا کہنا چاہیے

بھی چاہے۔ کہ پرمیشر چاہیں گے تو یہ کام ہو جائے گا۔

خداوند عالم کے نام جو سنسکرت میں مرقوم ہیں اُن کو میں،

ستیارتھ پرکاش مطبوعہ اجمیر کے حوالہ سے تحریر کر رہا ہوں۔

اس کتاب میں سنسکرت کے اشلوک تحریر کرنے کے بعد اُن کا

ترجمہ بھاشا یعنی ہندی زبان میں کر دیا گیا ہے۔ اور یہ کتاب

حضرات آریہ سماج کی خاص کتاب ہے۔

صفحہ (۱و۲)	پارہ ۱۵: رکوع ۱۲:-
اُوم۔ پرماتما کا سب سے اچھا	تم کہہ دو کہ اللہ کہہ کر پکارو یا
اور پردھان یعنے خاص	رحمٰن کہہ کر پکارو جس نام سے بھی
نام ہے۔	پکارو پس اچھے اچھے نام اس کے ہیں
اُوم پرماتما کا نج کا نام ہے اور	جیسے اللہ اسم ذات ہے اور باقی
بقیہ نام گنک یعنی صفتی ہیں۔	تمام اسم صفات ہیں۔
(۲) برہم یعنی وراٹ یعنی بزرگ۔	جیسے اکبر اور عظیم۔

(۳) ایشور یعنی پرورش کرنے والا۔ جیسے رب۔

(۴) پرماتما۔ پرم کے معنی ہیں بہت بڑی اور آتما کے معنی ہیں قوت یا روح۔ جیسے قادر اور قوی۔

(۵) آدِ۔ وہ ذات کہ جہاں سے یا جہاں تک گنتی کا شمار نہ ہوتا ہو، یعنی ایک۔ جیسے احد۔ یکتا۔

(۶) وشنو۔ یعنی سب جگہ موجود۔ حاضر و ناظر۔

(۷) رُدُر۔ ظالم اور فساد کرنیوالوں کو مارنے والا اور قہر و غلبہ والا۔ جیسے قہار و جبّار۔

(۸) شیو۔ ہر طرح کا آرام دینے والا اور سب کا فائدہ کرنے والا۔ جیسے نافع۔

(۹) کال اگنی۔ یعنی قیامت کے روز سب کو بے جان کرنے والا۔ جیسے الممیت۔ القابض۔

(۱۰) دِویہ۔ یعنی ہر شے میں موجود محیط۔

(۱۱) سوپرن۔ جس کے کام سب سے اعلیٰ ہوں۔ جیسے افضل و اکرم و اکمل۔

(۱۲) نیا ئکاری۔ یعنی انصاف کرنے والا۔ جیسے عادل۔

(۱۳) دیالو۔ یعنی مہربانی کرنے والا جیسے رحیم و کریم۔

(۱۴) انتریامی۔ یعنی سب کے بھید جاننے والا۔ جیسے عالم الغیب۔

(۱۵) کرپالو۔ یعنی مہربانی کرنے والا جیسے رحمٰن۔

(۱۶) رکشک۔ یعنی حفاظت کرنے والا۔ جیسے الحفیظ۔

(۱۷) رچیک۔ یعنی پیدا کرنے والا۔ جیسے خالق و صانع۔

(۱۸) جگدیشور۔ یعنی دنیا کا پالنے والا۔ جیسے ربّ العالمین۔

(۱۹) سرب شکتمان۔ یعنی سب قوتیں رکھنے والا۔ جیسے قادر مطلق۔ ذوالقوہ۔

(۲۰) سرب دیاپک۔ یعنی ہر جگہ موجود۔ جیسے حاضر و ناظر۔

(۲۱) ہت کارک۔ یعنی مہربانی و شفقت کرنے والا۔ جیسے واسع و شافع۔

(۲۲) نرنکار یعنی جو عقل میں جیسے سمجھ میں نہ آ سکے۔

ماقبل صفحوں میں وید اور قرآن کی آیتوں کا ترجمہ پڑھ کر اور وحدانیت، قیامت، عدل وغیرہ کی تلقین کو بالکل ایک دیکھ کر۔ خدا وند عالم کے اسماے مبارکہ میں صرف عربی اور سنسکرت کا فرق ملاحظہ فرما کر کیا میں اُمید کروں کہ میرے ہندو اور مسلمان بھائی اپنا اپنا غلط طریقہ چھوڑ کر خدا اور پرماتما کا بنایا ہوا صحیح راستہ اختیار کریں گے اور مذہبی مخالفت اور اُس مخالفت کی پیدا کردہ دیوانگی کو چھوڑ دیں گے اور آپس میں محبت اور محبت کا برتاؤ کرنے لگیں گے۔

وید فرائض وحقوقِ انسانیت

صفحہ (۱۸۱)۔ جو راجہ پُرش اور پرجا وید اور ایشور کی اگیا (حکم) چھوڑ کر اپنے من مانے کام کریں تو اُن کی ترقی کا ناش کیوں نہ ہو۔

صفحہ (۶۲)۔ سب منشوں کو چاہیے کہ اپنا مضر طریقہ چھوڑ کر وِدیا اور دھرم کی ہدایت سے اوروں کو بھی نقصان رساں ادھرم کے برتاؤ سے علیحدہ کریں۔

قرآن فرائض و حقوقِ انسانیت

پارہ ۱۳: رکوع ۸:- جو لوگ خدا کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اُن لوگوں کے ساتھ صلہ رحمی کرتے ہیں جن کی صلہ رحمی کا حکم خدا نے دیا ہے اور جو بدی کا بدلہ نیکی سے کرتے ہیں عاقبت کا گھر اُنھیں کے لیے ہے اور جو لوگ صلہ رحمی کے بدلے قطع رحمی کرتے ہیں اور دین میں فساد پھیلاتے ہیں اُنھیں کے لیے اللہ کی لعنت ہے اور آخرت کی خرابی۔

پارہ ۷: رکوع ۱۳:- اور جو لوگ پرہیزگار ہیں اُن کے ذمے ظالموں کے حساب کا کوئی جُز نہ ہوگا لیکن اتنا کہ اُن کو نصیحت کرتے رہیں تاکہ وہ باز رہیں۔

پارہ ۱۴: رکوع ۱۹:- بالتحقیق اللہ عدل کا اور احسان کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی۔ بدی اور بغاوت سے منع فرماتا ہے۔

پارہ ۳۰: رکوع ۳۸:- تم کہہ دو کہ میں سپیدۂ صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں اور حسد کرنے والے کے شر سے جبکہ وہ حسد کرے۔

پارہ ۲۴: رکوع ۱۲:- اپنے پروردگار کی [illegible]

صفحہ (۱۵)۔ جس طرح رفاہ عام کرنے والے انسانوں پر ایشور کی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں ویسے ہی ہم کو بھی ذی روحوں پر روزانہ عنایت کرنا چاہیے۔

صفحہ (۱۸)۔ سب کو چاہیے بغض، حسد چھوڑ کر ایک دوسرے سے آرام بڑھانے کی کوشش کریں۔

صفحہ (۱۹)۔ ایشور اجازت دیتا ہے کہ انسانوں، تم کو علم حاصل کرنے والے طریقوں میں خلل اندازوں کو ہمیشہ مارنا چاہیے عالموں کے میل سے علوم کی ترقی ہمیشہ کرنی چاہیے۔ قابلوں کا تنزل اور نالائقوں کی ترقی کبھی نہ ہونے دو۔ اور ہمیشہ اہل علم کی عزت کرو۔ جاہلوں کی چشم نمائی کرو۔

صفحہ (۲۵)۔ اے انسانوں تم کو ہمیشہ سچ ہی بولنا چاہیے اور جس طرح میں انصاف سے خلقت کی پرورش کرتا ہوں ویسے ہی تم لوگوں کو تعصب چھوڑ کر تمام ذی روحوں کے پرورش کے لیے آرام کے اسباب اکٹھے کرنا چاہیے۔

صفحہ (۵۶)۔ سب انسانوں کو اپنے دوستوں اور سب ذی روحوں کے آرام کے لیے پرمیشور سے درخواست اور ویسا ہی اپنا برتاؤ کرنا چاہیے۔ کوئی انسان اچھی یا بری خواہش کے

طرف دوڑ کر جاؤ جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ جو فراخی اور تنگدستی میں خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو روکتے ہیں اور لوگوں کے قصور سے درگذر کرتے ہیں۔ اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

پارہ ۹ : رکوع ۱۴ :۔ معافی دینا اختیار کرو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے درگذر کرو۔

پارہ ۵ : رکوع ۵ :۔ بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے مالکوں کو پہونچا دو اور جب وقت انسانوں کے مابین فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ حکم دو۔

پارہ ۵ : رکوع ۱ :۔ اللہ کی عبادت کرو۔ کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔ قرابت داروں یتیموں مسکینوں۔ رشتہ دار ہمسایہ۔ اجنبی ہمسایہ۔ پہلو میں بیٹھنے والے رفیق۔ مسافر (لونڈی) وغلاموں کے ساتھ نیکی کرتے رہو۔ بیشک خدا اُن کو دوست نہیں رکھتا جو متکبر ہوں شیخی مارنے والے ہوں۔

نوٹ :۔ ہمسایہ کے احکام حدیثوں کے لحاظ سے یہ ہیں۔

پڑوسیوں سے سلوک رزق بڑھاتا ہے۔ یہی نہیں کہ تم اُن کو تکلیف نہ دو بلکہ اگر وہ تم کو تکلیف دیں تو تم صبر کرو۔ پڑوسی کی

بغیر ایک لمحہ زندہ رہنے کی طاقت نہیں رکھتا اس سبب سے سب انسانوں کو گناہ کے فعلوں کی خواہش چھوڑ ثوابوں کے طریقوں کی جس قدر خواہش بڑھ سکے بڑھانی چاہیے۔

صفحہ (۵۷)۔ انسان جیسی درخواست ایشور سے کریں ایسے ہی اولوالعزمی بھی اُن کو کرنی چاہیے۔ جیسے ہم لوگ اس پرمیشور سے اچھے کاموں کے کرنے کے لیے درخواست کرتے ہیں ویسے ہی پرمیشور ہم کو علو ہمتی کے ذریعہ سے اچھے کاموں کا عادی ضرور کرتا ہے۔

صفحہ (۵۸)۔ انسان کو ہمیشہ نیک کام کرنا اور بد کام چھوڑنا اور کسی سے حسد اور بد اطواروں کی صحبت نہ چاہیے۔

صفحہ (۶۴)۔ انسان کو مناسب ہے کہ باہمی محبت سے ایک دوسرے کی مدد کریں۔

صفحہ (۱۲۱)۔ منش اپنے سکھ کے لیے جوان۔ جل۔ وغیرہ پدارتھ جمع کرے ویسے ہی اوروں کے سکھ کے لیے اپنے پدارتھ دیوے اور جیسے اپنی تعریف کرتے ہیں ویسے ہی دوسروں کی تعریف کرے۔ اور جیسے ودوان لوگ اچھے گن والے ہوتے ہیں ویسے ہی آپ بھی ہو۔

حد یہ ہے کہ چالیس مکان ہر طرف تمھارے مکان سے رہنے والے پڑوسی ہیں۔

پارہ ۵ ؛ رکوع ۱ :۔ یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم اپنے مُنھ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ حقیقی نیکی اُس کی ہے جو اللہ پہ اور قیامت کے دن پہ اور فرشتوں پہ اور کتاب پہ اور انبیا پہ ایمان لائے اور محبت خدا میں اپنا مال رشتہ داروں کو۔ یتیموں کو۔ محتاجوں کو۔ مُسافروں کو۔ سوال کرنے والوں کو اور گردنیں آزاد کرنے میں دے۔

پارہ ۸ ؛ رکوع ۵ :۔ اور والدین کے ساتھ نیکی کرو اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ اور بے حیائی کی باتوں کے پاس نہ جاؤ۔ خواہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ اور کسی نفس کو قتل نہ کرو۔ جس کا قتل خدا نے حرام کیا ہے سوا اس کے کہ موافق حق ہو۔ اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ اور انصاف کے ساتھ ناپ و تول کرو اور جب کوئی بات کہو تو اُس میں انصاف کرو خواہ وہ تمھارا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ اور اللہ کے عہد کو پورا کرو۔

پارہ ۵ ؛ رکوع ۴ :۔ اسے رسول میرے بندوں سے کہدو کہ وہ ایسی بات کہا کریں کہ جو بہت ہی اچھی ہو۔ یقیناً شیطان

صفحہ (۱۶۲) ۔ سب راجیہ اور پرجا پرشوں کو چاہیے کہ باہمی مخالفت چھوڑ کر ایشور چکرورتی راجیہ اور سب ودیاؤں کو حاصل کر سب سکھوں کو پراپت ہوں اور دوسروں کو پراپت کرا دیں۔

صفحہ (۱۶۳) ۔ راجہ اور راجیہ کے نوکر اور پرجا کو مناسب ہے کہ اپنے اقرار و قول کو کبھی جھوٹا نہ ہونے دیں۔ جتنا کہیں اُتنا ہی کریں۔

صفحہ (۱۶۷) ۔ اے انسانو! تم کبھی آپس میں مخالفت نہ کرو اور جو تم کو مدد دیوے اُس کو تم بھی مدد دو۔

صفحہ (۵۸) ۔ جو ایماندار اور رفارمر ہے اُس کو کہیں خوف نہیں ہوتا اور سب کے خیر خواہ انسان کا دشمن بھی کوئی نہیں ہوتا۔

صفحہ (۳۴۵) ۔ جب منش راگیہ (دنیاوی آرام) اور دُویش (اختلاف وطن و غیر وطن) چھوڑ رفاہ عام کر ایشور کی طرح سب پرانیوں سے برتاؤ کرے تب ہی سب سدھیوں کو پاوے۔

صفحہ (۳۵۹) ۔ جیسے پرمیشور ضد اور جانب داری چھوڑ سب پرانوں سے برابر محبت کرتا ہے ویسے ودوان لوگ سب سے برابر محبت کریں۔

اُن میں فساد ڈالتا ہے۔

پارہ ۴: رکوع ۱:۔ تم ہرگز نیکی کو نہ پہونچو گے جب تک اُن چیزوں میں سے راہِ خدا میں خرچ نہ کرو۔ جو تم کو محبوب ہیں۔ اور جو چیز بھی تم راہِ خدا میں خرچ کرتے ہو اللہ اُسے خوب جانتا ہے۔

پارہ ۲۶: رکوع ۶:۔ پھر کیا یہ قریب ہے کہ اگر تم حاکم ہو جاؤ تو زمین میں فساد کرو اور قطع رحمی کرو۔ یہی تو وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے پھر اُن کو بہرا اور اندھا کر دیا ہے۔

پارہ ۴: رکوع ۱۹:۔ اور وعدہ کو اُن کے پختہ کرنے کے بعد نہ توڑو۔

پارہ ۲۸: رکوع ۹:۔ اے ایمان لانے والو۔ جو کرتے نہیں وہ منھ سے کہتے کیوں ہو۔ خدا کے نزدیک یہ بات حد سے زیادہ ناپسندیدہ ہے۔ منھ سے وہ کچھ کہو جو کرو نہیں۔

پارہ ۶: رکوع ۵:۔ اور کسی قوم کی عداوت اس بنا پر کہ اُنھوں نے تم کو مسجد الحرام سے روکا تھا تمھارے لیے اس امر کا باعث نہ ہو کہ تم زیادتی کر گذرو۔

اور نیکی و پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اور

صفحہ (۴۲) - جو بد اطوار انسان اپنے دل، کلام اور جسم سے جھوٹے عمل کرتے ہوئے ناانصافی سے دوسرے ذی روح کو تکلیف دے اور اپنے آرام کے لیے اوروں کی چیز کو حاصل کرتے ہیں ایشور اُن کو تکلیف دیتا ہے۔

صفحہ (۴۱) - انسان کو یہ تحقیق کرنا چاہیے کہ میں اب جیسا فعل کرتا ہوں ویسے ہی پرمیشور کے انصاف سے نتیجہ بھی حاصل کروں گا سب ذی روح اپنے فعل کے خلاف نتیجہ کو کبھی نہیں پاتے۔

گناہ و زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔

پارہ ۲۴ : رکوع ۱۹ :۔ اور نیکی اور بدی تو برابر ہوتی نہیں تم بدی کا دفعیہ اس چیز سے کرو جو بہت ہی اچھی ہو تو یکایک وہ شخص جس کے اور تمہارے درمیان عداوت ہو گی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ سرگرم دوست ہوتا ہے۔ اور اس خصلت کے قبول کرنے کی توفیق صرف ان کو ہو گی جو صابر ہیں اور جن کا حصّہ بہت بڑا ہے۔

پارہ ۱۰ : رکوع ۷ :۔ اگر مشرکوں میں سے کوئی شخص تم سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دینا۔ تاکہ وہ خدا کے کلام سُنے پھر اُسے اس کے ٹھکانے پر پہونچا دینا۔

پارہ ۶ : رکوع ۶ :۔ اور کسی قوم کی سخت عداوت تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو کہ وہ پرہیزگاری سے قریب تر ہے۔

پارہ ۳۰ : رکوع ۲۸ :۔ وقت عصر کی قسم انسان ضرور نقصان میں ہے سوا اُن لوگوں کے جو ایمان لائے۔ اور اُنھوں نے نیک عمل کیئے اور ایک دوسرے کے حق کی پیروی کی

تاکید کرتے رہے۔ اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرتے رہے۔

پارہ ۱۴: رکوع ۲۲ :- اور اگر بدلہ لو تو اتنا ہی بدلہ لو جتنی کہ تم پہ سختی کی گئی تھی اور اگر صبر کرو تو صبر کرنے والوں کے لیے بہت ہی اچھا ہے۔

مندرجہ بالا احکامات قرآن اور وید پڑھ کر میرے ہندو اور مسلمان بھائی اپنے اپنے دل میں غور فرمائیں کہ وہ منشو اور انسانوں کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرتے رہے ہیں جیسا کہ ان متبرک کتابوں میں تحریر ہوا ہے۔ اگر خدا اور پرماتما کے ان احکامات کے مطابق ذی روحوں سے ویسا برتاؤ نہیں کرتے رہے تو اب اپنے خالق کے حکم کی تعمیل صحیح معنوں میں شروع کر دیں۔

جبراً کسی کا مذہب لینا

اس سال کے سانحات میں اخبارات کے ذریعہ سے اس قسم کی خبریں شائع ہوتی رہی ہیں کہ لوگوں کو زبردستی ہندو یا مسلمان بنایا گیا۔ اسلام اور سناتن دھرم اس بات کی کہاں تک اجازت

دیتا ہے یا کس حد تک اس حرکت سے منع کرتا ہے، وہ آپ حضرات مندرجہ ذیل سطروں میں ملاحظہ فرمائیے اور خود فیصلہ فرما لیجیے کہ جن جن صاحبان نے یہ فعل کیا اُنھوں نے خدا اور پرمیشور کے حکم کی موافقت کی یا مخالفت۔

پارہ ۱۱: رکوع ۱۵:۔ اور اگر تمھارا پروردگار چاہتا تو زمین میں جتنے لوگ ہیں سب کے سب ایمان لے آتے، پھر کیا تم لوگوں کو اس بات پر مجبور کرو گے کہ مومن ہو جائیں۔

پارہ ۱۹: رکوع ۵:۔ یہ کتاب کی کھلی آیتیں ہیں۔ شاید تم اس بات پر اپنی جان دینے والے ہو کہ یہ مومن کیوں نہیں ہو جاتے۔ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ایسی نشانی اُن پر نازل کر دیں کہ اُن کی گردنیں اُس کے آگے جُھک جائیں۔

پارہ ۲۱: رکوع ۱۲:۔ اور جو شخص کافر ہو گیا اُس کا کفر تم کو رنج نہ دے ان سب کی بازگشت ہماری طرف ہے۔ پھر جو جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اس سے ہم اُن کو آگاہ کر دیں گے۔

پارہ ۲۴: رکوع ۱:۔ اور بے شک ہم نے تم پر یہ برحق کتاب لوگوں کے فائدہ کے لیے نازل کی ہے پس جو شخص ہدایت یافتہ ہو گا تو اپنی ہی ذات کے نفع کے لیے اور جو بھٹک جائے گا

تو اپنی ہی ذات کو ضرر پہونچانے کے لیے بھٹکے گا۔ اور تم اُن کے نگہبان نہیں ہو۔

پارہ ۲۵ : رکوع ۲ :- اور جن لوگوں نے اُس کو چھوڑ کر اور سرپرست بنائے ہیں خدائے تعالیٰ اُن کا نگراں ہے اور تم (رسول) اُن کے ذمّہ دار نہیں ہو۔ اور اگر اللہ چاہتا تو اُن سب کو ایک ہی اُمّت بنا دیتا۔

پارہ ۲۵ : رکوع ۲ :- اس پر بھی اگر وہ روگرداں ہوں تو ہم نے تم کو اُن کا محافظ بنا کر نہیں بھیجا ہے تمہارے ذمّہ صرف پہونچا دینا ہے۔

پارہ ۲۵ : رکوع ۱۳ :- اور رسول کے یارب کہنے کی قسم ہے یہ لوگ وہ ہیں جو ایمان نہ لائیں گے پس تم اُن سے درگذر رو اور کہہ دو کہ سلام۔ پھر آگے چل کر یہ جان ہی لیں گے۔

پارہ ۲۶ : رکوع ۱۷ :- جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں ہم اس سے خوب واقف ہیں اور تم اُن پر حاکم جابر نہیں ہو پس جو میری نصیحت سے ڈرتا ہو اُس کو قرآن سُنا سُنا کر نصیحت کرتے رہو۔

پارہ ۲ : رکوع ۲ :- دین میں کسی طرح کی زبردستی نہیں، کیونکہ ہدایت گمراہی سے الگ ظاہر ہو چکی۔

پارہ ۳۰ : رکوع ۱۳ :۔ پس نصیحت کرو تم تو فقط نصیحت کرنیوالے ہو۔ تم اُن پر کوئی داروغہ تو ہو نہیں۔

پارہ ۲۸ : رکوع ۱۶ :۔ اور تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم روگرداں ہو جاؤ گے تو ہمارے رسول پر صرف پیغام کا کھول کر پہونچا دینا واجب ہے۔

شری مدبھاگوت ادھیائے ۲۶ : صفحہ ۱۵۳ :۔

جو آدمی راجہ یا مالدار ہو کر کسی کا دھرم زبردستی بگاڑ دیتا ہے اُس کو جم دُوت یعنی جہنّم کے فرشتے ابیترنی ندی میں یعنی جہنّم کے اُس دریا میں جس کا نام بیترنی ندی ہے اور جس میں لہو اور پیپ اور مَل یعنی غلیظ اور مُوتر یعنی پیشاب آدک (وغیرہ) بھرا ہے ڈال کر بھوجن کی جگہ وہ ہی کھلاتے ہیں تب پاپی جیو اپنے کرموں کو سمجھ کر وہاں بہت پچھتاتا ہے۔

جزا و سزا

جس طرح اسلامی کتابوں میں تحریر ہے کہ انسان اچھے اعمال کرنے کی وجہ سے بہشت کا مستحق ہوتا ہے اور گناہ و ظلم و زیادتی کرنے کے سبب سے جہنّم میں سزا پانے کے لائق ہوتا ہے

اُسی طرح ہندو دھرم کے لحاظ سے بیکنٹھ کے مزے اور نرک کی تکالیف بھوگتا ہے۔ دونوں مذہبوں کے لحاظ سے بہشت یعنی بیکنٹھ میں ہر طرح کا آرام اور راحت موجود ہے اور نرک یعنی جہنّم میں ہر قسم کی تکلیف جس کو سوُچ کر جسم و روح کانپ جاتے ہیں۔

بہشت و دوزخ کا مسئلہ ممکن ہے نئی روشنی کے حضرات کو محض خیالی معلوم ہو لیکن اُن کا ذکر اور وہاں کی تفصیل ہر ہر مذہب کی کتابوں میں درج ہے۔ مشرق اور مغرب اس بات میں مُتّحدُ الخیال دِکھائی دیتے ہیں۔ کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جس نے بہشت و دوزخ کو تسلیم نہ کیا ہو۔ قرآن مجید اور پُرانوں میں اُن کی مُفصّل کیفیت درج ہے۔

خواہ خدا و پرماتما کے احکامات کی تعمیل کر کے ہم لوگ جنّت یعنی بیکنٹھ حاصل کریں یا اُس کے خلاف عمل کر کے جہنّم و نرک کے لائق ہوں ہم کو اور آپ کو اختیار ہے۔

دُنیا کی بے ثباتی

دونوں مذہبوں کے لحاظ سے اس دنیا کی زندگی چند روزہ

اور کم قیمت ہی کسی جگہ اس زندگی کو اُس مٹی سے مثال دیگئی ہی جو کسی پتھر پر
پڑی ہو اور اُس پر زور کا مینھ برسے اور وہ چند لمحہ میں بہ جائے کہیں اس
دنیاوی زندگی کو دُھوپ کے سایہ سے تشبیہ دی ہی بعض جگہ سرائے کے
موافق اس زندگی کو بتایا گیا ہی جہاں مُسافر سفر کرتا ہوا آکر رات کو ٹھہرا
اور صبح کو وہاں سے روانہ ہو گیا۔ کہیں درخت کے سایہ میں تھوڑی دیر
دُھوپ سے پناہ لینے کی مثال دیگئی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور اُس کے مقابلہ میں
آخرت یعنی پرلوک کی زندگی کو پائدار اور ہر قسم کی راحت کی جگہ تحریر کیا گیا
ہے۔ اس دنیاوی زندگی کو آخرت کی کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ کہا گیا ہی
گویا انسان کی زندگی کی مثال اس دنیا میں ویسی ہی ہی جیسی کہ ایک طالب علم
کی ہوتی ہی جو کسی خاص یونیورسٹی میں ایک منتخب علم یا درجہ حاصل کرنے کیلئے
بھیجا گیا ہو، اگر وہ طالب علم اُس ادارہ سے کامیاب ہو کر واپس آتا ہی تو
اُسکو دنیاوی ترقی حاصل ہوتی ہی اور اگر ناکامیاب ہو کر واپس آتا ہی تو اُسکے
بھیجنے والے اُس سے ناخوش و ناراض ہوتے ہیں اور وہ اس دنیاوی ترقی کو
حاصل نہیں کرتا جو اُسکو کامیاب ہونے پر ملنے والی تھی۔ اسیطرح اگر انسان اس
دنیا میں نیک اور اچھے کام کرتا رہا ہی تو مرنے کے بعد جب وہ اپنے پیدا کرنے والے
اور مُربّی کے سامنے حاضر ہوتا ہی تو وہ اُس سے خوش ہوتا ہی اور اُسکو اعلیٰ درجہ
اور ہر قسم کی نعمت عطا فرماتا ہی اور اگر صُلح کے بدلہ فساد برپا کرتا رہا ہی یا نیکی کے

بے بدی کرتا رہا ہو یا ذی روحوں پر احسان کرنے کے بجائے ظلم و زیادتی کرتا رہا ہو وغیرہ وغیرہ تو اُسکا پرورش کرنیوالا اُس سے ناراض ہوتا ہے اور اُسکو تکلیفوں کے مقام پر پہونچوا دیتا ہے۔

دنیا کی ناپائداری اور اُسکے چندروزہ اور کم مایہ ہونے کو سیکڑوں جگہ تحریر کیا گیا ہے لیکن میں صرف چند آیات وغیرہ اس جگہ درج کرتا ہوں۔

پارہ ۳: رکوع ۱۰:۔ لوگوں کی نظر میں اُن خواہشوں کی محبت زینت پا گئی ہے جو کہ عورتوں اور بچوں، سونے اور چاندی کے چُنے ہوئے توڑوں، وغیلے گھوڑوں، چوپایوں اور کھیتی باڑی سے متعلق ہوں۔ یہ زندگانیِ دنیا کا سرمایہ ہیں اور اتمام کی نیکی خدا ہی کے ہاتھ ہے۔

پارہ ۲۱: رکوع ۲:۔ یہ زندگانیِ دنیا سوائے کھیل کود کے اور کچھ بھی نہیں ہے اور دار آخرت وہ تو ہمیشہ کی زندگی ہے۔

پارہ ۲۷: رکوع ۱۹:۔ یہ زندگانیِ دنیا تو صرف دھوکے کی ٹٹی ہے۔

پارہ ۱۳: رکوع ۹:۔ زندگانیِ دنیا آخرت کے مقابلہ میں یک ادنی سرمایہ ہے۔

پارہ ۱۰: رکوع ۱۲:۔ کیا تم آخرت کے مقابل زندگانیِ دنیا پر راضی ہو گئے ہو، حالانکہ زندگانی دنیا کا سرمایہ آخرت کے مقابل کچھ بھی نہیں ہے مگر ہیچ۔

شریمد بھاگوت صفحہ (۱۰) سنساری مایہ سب جھوٹی ہے۔ دنیا میں سوائے دُکھ کے سُکھ نہیں ملتا۔

صفحہ (۱۱) - دنیا میں راجہ، پرجا، دھنی، کنگال جتنے آدمی ہیں سب کو ایک نہ ایک دُکھ لگا رہتا ہے۔ جس نے سنساری مایا کو چھوڑ کر پرمیشور یعنی خدا میں دھیان لگایا اُس کو سُکھ ہوتا ہے۔

یہی چند روزہ دنیاوی زندگی ہے جس میں کوئی انسان جھوٹ بولتا ہے کوئی ناانصافی کرتا ہے کوئی کسی کی بیجا طرفداری کرتا ہے کوئی جھوٹی اور غلط باتیں بیان کر کر کے دولت عزت حکومت اختیارات وغیرہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے کوئی فساد پھیلا کر اپنا مطلب حاصل کرنا چاہتا ہے کوئی چوری کرتا ہے کوئی ڈاکہ ڈالتا ہے کوئی بے ایمانی کرتا ہے کوئی دوسرے کی عزت پر حملہ کرتا ہے کوئی خون کر ڈالتا ہے اور انھیں فعلوں کی وجہ سے اُس زندگی کو اپنے ہاتھ سے کھو دیتا ہے جو آخرت دہمیشہ کی زندگی ہے اور جس میں ہر طرح کی نعمتیں اور آرام اور ہر قسم کی آسایش موجود ہے اور خدا یعنی پرماتما کی ناخوشی حاصل کر کے بے پناہ گناہوں عذابوں اور تکلیفوں کا بوجھ اپنے سر پر لیکر اس دنیا کو چھوڑتا ہے۔ کیا میں اُمید کروں کہ میرے ہندو اور مسلمان بھائی اور بہنیں ویدا ور قرآن حدیث اور پُران میں تلقین کیے ہوئے احکامات کو غور سے پڑھکر اپنا غلط راستہ اور طریقہ آئندہ کے لیے چھوڑ دینگے اور پرماتما یعنی خالق دوجہاں کا سکھایا ہوا اصول اختیار کر کے آخرت کی حکومت اور نعمت کو حاصل کریں گے۔

کیا میں یقین اور اُمید کروں کہ میرے وہ بھائی جنھوں نے ان احکامات کے خلاف

کسی پر ظلم کیا ہو یا فساد پھیلایا ہو یا کسی کا گھر لوٹا ہو یا کسی کی آبرو لی ہو
یا کسی کے گھر میں آگ لگائی ہو یا کسی کی جان لی ہو یا اور کوئی زیادتی کی ہو
آیندہ کیلیے ان باتوں سے توبہ کر لینگے اور اپنی غلطی کا اقرار کرتے ہوئے نادم ہو کر
اُس شخص سے یا اُسکے عزیزوں سے معافی حاصل کرینگے جسکا نقصان اُنکے ہاتھوں
سے ہو گیا ہو یا جن پر وہ زیادتی کر چکے ہیں اس گناہ کو دونوں مذہبوں میں
حق العباد بتایا گیا ہو جسکو سوائے مظلوم اور اُسکے عزیز کے خداوند عالم معاف
نہیں فرمائیگا اگر بغیر خطا معاف کرائے ہوئے اُنکو موت آ گئی تو بہشت یعنی بیکنٹھ
ہاتھ سے جاتی رہیگی اور نرک یعنی جہنم اور اُس کے عذابوں کا سامنا کرنا پڑیگا۔

ممکن ہو کہ خدا سے ڈرنے والے اور نرم دل رکھنے والے حضرات اپنی غلطی اور
زیادتی کو محسوس کرتے ہوئے اُن لوگوں سے معافی کے طلبگار ہونا چاہیں جن پر کہ وہ
کسی بھول میں پڑ کر زیادتی کر گذرے ہیں لیکن یہ خیال کرکے کہ اگر وہ ایسا کرینگے
تو ملک کا موجودہ قانون اُن لوگونکو اپنی گرفت میں فوراً لے لیگا اور اس رسوائی اور
ذلت کے خوف سے اپنی غلطی کا اقرار اور اُسکی معافی چاہنے میں پس و پیش کریں لہذا میں
اس ملک کی دونوں حکومتوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے حدود میں
ایسے احکامات جاری کر دیں کہ جنکی بنا پر ایسے لوگوں کے خلاف کوئی قانونی
چارہ جوئی نہ کیجائے تاکہ لوگ معافی حاصل کرنے کی سہولت پا جائیں اور اپنے کو
آخرت اور پرلوک کے عذاب سے بچا لیں۔

تمام شد

اُن کتابوں کے نام جن سے اِس کتاب میں مضمون منتخب کیے گئے

(۱) یجر وید اُردو ۔ ادھیائے ایک لغایت پچیس ۔ مترجمہ بابو پیارے لال صاحب زمیندار بروٹھ ضلع علی گڈھ ۔ مطبوعہ وڈیا ساگر پریس علی گڈھ جو ۱۸۹۶ء میں شائع ہوئی ۔

(۲) قرآن مجید مترجمہ مولوی فرمان علی صاحب و مولوی مقبول احمد صاحب ۔

(۳) شری مد بھاگوت اُردو ۔ مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ ۔

نوٹ

جو باتیں اس قدر مشہور و معروف ہیں کہ زبان زدِ خاص و عام ہیں اُن کو قابلِ حوالہ نہیں خیال کیا گیا ۔

اگر کوئی صاحب کسی بات میں شک کرتے ہوں تو وہ مہربانی فرما کر مجھ سے حوالہ معلوم کر لیں ۔

"مُصنّف"